

# عقائد و حایر

پیر طریقت راہبر شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج  
 پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ  
 سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ دعوۃ اشرف (گجرات)

مولانا ابوالحامد  
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

قادر کی کتاب خانہ

تفصیل بازار۔ ۹۰۔ سیمی پلازہ سیالکوٹ پاکستان فون ۸۰۸۰۹۱۰

# فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۹	انبیاء بڑے بھائی ہیں۔ اور	۶	آخر کتاب۔
۳۷	نبی کریمؐ میں ملنے والا ہے۔	۸	پہلے نسطر۔
۲۰	انبیاء۔ لہذا اللہ کی خفیت	۱۷	اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے
۲۰	جاننے کے محتاج ہیں۔	۱۷	اللہ کے افعال قیمیہ
۲۱	حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے	۱۷	اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے
۲۱	علم غیب کو مجنون اور چوپایوں	۳۰	اللہ تعالیٰ اسرار پر ہے
۲۱	کے علم سے تشبیہ۔	۳۰	اللہ ہر جگہ نہیں، اور محتاج ہے
۲۲	دیوبندی علماء حضرت علیہ السلام	۳۳	اللہ مرکب ہے
۲۲	کے استاد ہیں۔	۳۳	اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے
۲۳	شیطان اور ملک الموت کا علم	۳۹	قرآن پاک مخلوق ہے
۲۳	نص سے ثابت ہے نبی پاک	۳۹	اللہ تعالیٰ جل جلالہ نبی پاک صلی اللہ علیہ
۲۳	کا علم ثابت نہیں۔	۳۹	و سلم اور انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۳	غیب کی بات جاننے میں	۳۳	کے متعلق عقائد و ہابیتہ
۲۳	انبیاء اور شیطان برابر ہیں۔	۳۳	بڑے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے
۲۳	امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ	۳۳	ہمارے بھی ذلیل
۲۳	جی جاتے ہیں۔	۳۳	اللہ تعالیٰ کے علم غیب ذاتی سے انکار
۲۴	حقیم توبت سے انکار۔	۳۵	انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں۔
۲۴	نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ	۳۵	نہا چاہے تو کڑوڑوں محمدؐ پیدا کرے
۲۴	و سلم کا خیال کہ ہے کی خیال ہے	۳۴	انبیاء قہر و جبر۔
۲۴	بدتر ہے۔	۳۴	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی جیسا کہ

## بجملہ حقوق محفوظ مہینہ

نام کتاب — عقائد و ہابیتہ  
 تالیف — مولانا ابوالکلام محمد ضریحی  
 ناشر — قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
 صفحات — ۱۶۰  
 قیمت — ۱۵۰  
 مطبعہ —  
 فون دفتر ۵۹۱۰۰۸ راتش ۵۸۶۶۷۳

نوشہ نویسی  
 محمد ارشد سلیم قادری  
 چٹنوں کو مطلع کیا کوٹ

- ۲۸۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظ غیر محقق یا محکم کی بڑھیا کا قول کہا۔
- ۲۹۔ شیطان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے۔
- ۳۰۔ انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور ترساں ہیں۔
- ۳۱۔ انبیاء کرام کی قبور سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں۔
- ۳۲۔ کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں۔
- ۳۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار سید عالمہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بے یقینی۔
- ۳۴۔ روضہ اطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے۔
- ۳۵۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لاکھ زیادہ نافع ہے۔
- ۳۶۔ یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے۔
- ۳۷۔ یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے۔
- ۳۸۔ اُس کا قتل جائز ہے۔
- ۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔
- ۳۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر عدت کے نکاح پڑھ لیا۔
- ۴۰۔ دیوبندوں کے مولوی حسین علی کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پُل صراط سے گرنے سے بچالینا۔
- ۴۱۔ قبل از نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ ہدایت معلوم نہ تھی۔
- ۴۲۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی رحمتہ للعالمین نہیں ہیں۔
- ۴۳۔ ۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا گناہ ہے۔
- ۴۴۔ محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے۔
- ۴۵۔ ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز ہے۔
- ۴۶۔ ہندوؤں کے سود کی رقم سے تیار شدہ شربت پینا جائز ہے۔
- ۴۷۔ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ
- ۴۸۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے متعلق عقائد و بائیسہ۔
- ۴۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مت ہے۔

- ۵۔ قبر نبوی پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا
- ۱۱۸۔ شریعت میں منوع ہے۔
- ۵۱۔ قبے اور زیارت گاہیں
- ۱۱۸۔ شرک کا ذریعہ ہیں۔
- ۵۱۔ قبر اطہر کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے۔
- ۱۱۹۔ انبیاء کی قبور کو گرانا واجب ہے
- ۵۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتناب دی لغزش۔
- ۱۳۱۔ ۵۵۔ اُن پڑھ اور بادیہ نشین۔
- ۵۶۔ نبی پاک کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا۔
- ۱۳۱۔ ۵۷۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالا تر ہیں۔
- ۵۸۔ خواہش نفس کا دخل۔
- ۵۹۔ نفس شہیر کی راہزنی کے خطرے۔
- ۶۰۔ اسرائیلی چرواہے
- ۶۱۔ موجودہ تورات و انجیل صحیح اور معتبر ہے
- ۱۳۳۔ بلکہ ان کی باتیں قرآن مجید کی تفسیر ہیں
- ۶۲۔ بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار
- ۱۳۶۔ ۶۳۔ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار۔
- ۱۳۶۔ ۶۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے پردہ ہونے کا انکار
- ۱۳۷۔ ۶۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پنگھوٹے میں کلام کرنے سے انکار
- ۱۳۷۔ ۶۶۔ حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ تھے
- ۱۵۴۔ ۶۷۔ مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔
- ۱۵۴۔ ۶۸۔ نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں۔



## ماخذ کتاب

اس کتاب کے ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل  
کتب و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے:

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ صحیح بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۳۔ صحیح مسلم شریف، امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۴۔ جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۵۔ مشکوٰۃ شریف، امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۶۔ حسن حصین، امام ابن ہزری علیہ الرحمۃ
- ۷۔ فتاویٰ حدیثیہ، امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
- ۸۔ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی
- ۹۔ صراطِ مستقیم، " " "
- ۱۰۔ یک روزہ، " " "
- ۱۱۔ کتاب الویلہ، ابن تیمیہ
- ۱۲۔ کتاب التوحید، محمد بن عبد الوہاب نجدی
- ۱۳۔ فتح المجید، عبد الرحمن نجدی
- ۱۴۔ ہدایۃ المستفید، عطاء اللہ شاہ نقب
- ۱۵۔ عرف الجادی، نور الحسن خان بھوپالی
- ۱۶۔ ہیج المقبول، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
- ۱۷۔ تحذیر الناس، مولوی قاسم نانوتوی
- ۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی
- ۱۹۔ فتاویٰ ندویہ، میاں ندیم حسین دہلوی
- ۲۰۔ فتاویٰ ثنائیہ، مولوی شامش الدین امرتسری
- ۲۱۔ ہدیۃ الہدی، مولوی وحید الزماں
- ۲۲۔ الجہد المقل، مولوی محمد داکھن دیوبندی
- ۲۳۔ بلغۃ الخیران، مولوی حسین علی واں پھر دی
- ۲۴۔ منارات، " " "
- ۲۵۔ برائین قاطعہ، مولوی غلیل احمد انیسوی
- ۲۶۔ حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی
- ۲۷۔ الامداد، " " "
- ۲۸۔ فیصلہ مجازیہ، مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری
- ۲۹۔ آزاد کی کہانی، مولوی ابوالکلام آزاد
- ۳۰۔ تحفہ دیوبند، مولوی اسماعیل غزنوی
- ۳۱۔ الشہاب الثاقب، مولوی حسین احمد مدنی
- ۳۲۔ تعویقات اہل سنت، مولوی حافظ اللہ دہلوی
- ۳۳۔ تفسیر القرآن، ابو الاعلیٰ مودودی
- ۳۴۔ تنبیہات، " " "

اخبار الہدیہ شمارہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء

یکم جنوری ۱۹۱۲ء

۳۱ مئی ۱۹۱۲ء

۲ اپریل ۱۹۱۵ء

۲۷ اگست ۱۹۱۵ء

۹ اگست ۱۹۲۰ء

۸ جون ۱۹۲۵ء

اخبار محمدی دہلی ۱۵ جون ۱۹۳۰ء

صحیفہ الہدیہ شمارہ ۱۵ محرم ۱۳۴۲ھ

۱۔ اردبیل شام، اشرف علی تھانوی

۲۔ کفایت المفتی، مولوی کفایت اللہ دہلوی

۳۔ ضیاء القلوب، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

۴۔ الشامۃ الغریبہ، نواب صدیق حسن بھوپالی

۵۔ مولد العروس، محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

۶۔ تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

۷۔ تفسیر روح المعانی، علامہ آؤسی علیہ الرحمۃ

۸۔ سیف الجبار، علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ

۹۔ اخبار نوائے وقت لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۴۲ء

## نخبہ قادیان براستہ دیوبند

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے  
فتنہ انگار ختم نہرت اور مجوٹے مدعی نبوت کی تاریخ بیان کی ہے اور مرزائی نواز اور  
مرزائی ساز لوگوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس فتنہ کے مسبب کون تھے ایک تاریخی  
دستاویز ہے جس کو دیوبندی اور غیر مقلد وہابی جھٹلا نہیں سکتے بعض مقامات پر  
اصل حوالہ جات کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ قیمت روپے

## ختم غوثیہ کا جواز قیمت روپے

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی نے ختم غوثیہ کا جواز  
تائید وحدیث سے مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ مخالفین جن الفاظ کو شرک کے الفاظ قرار  
دیتے ہیں۔ ان کا ثبوت وہابیوں، دیوبندیوں کے کامبر کی کتب سے ہی درج کیا ہے۔

## پہلی نظر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ  
 فَاتَّخَذُوا لِلْعَالَمِیْنَ اَشْطَرَّ الشِّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

دیوبندی، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے حضرات نے ملک پاکستان کیا دوسرے ممالک میں بھی اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کے خلاف وہ طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ انبیاء اللہ الصبیحہ و الصبیحہ!

اس کے پس پشت دراصل نجدیوں کا ہاتھ کار فرما ہے۔ حجاز مقدس میں پہلے بھی نجدی حکومت تھی۔ لیکن یہ طوفان بدتمیزی پہلے نہ تھا۔ اس طوفان کی خلیج کو نجدیوں نے مشرق وسطیٰ تک پھیلا دیا۔ اہل سنت و جماعت کے علماء اور کارکنوں پر سختیاں پابندیاں اور ان کے لٹریچر پر پابندیاں تک عائد ہونا کس سے پنہاں ہے۔ حقیقت یہ پاک و ہند کے ان نجدی ملاؤں کے کارنامے ہیں جنہوں نے حکومت نجد سے بھیک مانگی شروع کر رکھی ہے اور پاکستان میں انہوں نے مساجد اور اداروں کے نام سے نجدیوں سے امداد حاصل کرنے کی بھیک مانگنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ کروڑوں ریال اور ڈالر کا ملنا تو اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غیر مقلدین جو اپنے تئیں المحدث کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں اختلاف بھی حقیقتاً اسی کاروبار کی بنیاد پر ہے۔ ایک اپنے نجدی آقاؤں کے زیادہ قریب ہونے کے پاؤں پیل رہا ہے۔ تقریر و تحریر میں اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کو غلط انداز میں پیش کر کے اپنے نجدی آقاؤں کا قرب حاصل کرنا ان وہابی ملاؤں کا شیوہ ہے۔ شب و روز اسی سوچ میں ہیں کہس طرح ان نجدی آقاؤں کا مزید قرب حاصل ہو۔

ایک حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت و جماعت دین و ملت دنیائے اسلام کے عظیم کار

امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے عظیم الشان ادبی اور علمی لحاظ سے بیٹا جبر کھنڈ لایمان پر پابندی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جبکہ یہ ترجمہ عرصہ دراز سے شائع ہوا ہے۔ دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، ضلیل احمد انبٹھوی، انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی، احمد علی لاہوری، مولوی حسین مل داں پھردی اور دیگر اکابر دیوبند، غیر مقلدین حضرات کے امام عبد الجبار غزنوی، امام عبد الوہاب دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، میاں نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹاوی، مولوی عبدالرشید امرتسری، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبدالرشید غازی پوری، مولوی حافظ عبدالرشید دہلوی، شمس الحق عظیم آبادی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہ نے اس کا مطالعہ فرمایا مگر ان دیوبندی اور غیر مقلدین اکابر نے کبھی بھی اس ترجمہ کے متعلق قلم نہ اٹھایا۔ اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

دیوبندی اور غیر مقلدین کی عقائد اہل سنت و جماعت کے خلاف سرگرمیاں ان بدن تیز ترقی ہوتی جا رہی ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے بہترین قسم کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا، دراصل نجدی آقاؤں سے ملی ہوئی لاکھوں کروڑوں ریال کی امداد کا واضح ثبوت ہے۔ اس رقم سے کچھ مساجد کی تعمیر، کچھ لٹریچر شائع کر کے اپنے آقاؤں کو یہ بتادینا کہ رقم خرچ کر دی ہے۔ اب مزید رقم کے لیے درخواستیں اور التجائیں پیش کر دیں۔

اہل سنت و جماعت نے حکومت پاکستان سے کئی دفعہ مطالبہ کیا کہ مذہبی جماعتوں کو باہر سے ملنے والی امداد پر پابندی عائد کی جائے۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حکومت کی طرف سے یہ اپیلیں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ

فرقہ واریت نہیں ہوتی چاہیے۔ تفرقہ بازی سے ملک کی تباہی کا خطرہ ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ایک خاص مذہبی جماعت کو باہر سے مالی امداد آتی ہے اور اس سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ وہ تفرقہ بازی کے لیے ہی ہے۔

تقریر الایمان، کتاب التوحید، ہدایۃ المستذید، فتح الحمید، کتاب الوسیلہ وغیرہم کتب جو مفت تقسیم کی جا رہی ہیں۔ ان کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تعلق ہے۔ ان کی محبت اور الفت ان کے سینے میں ہے۔ یا کہ نہیں؟

لیکن افحس حکومت کو بار بار یاد دہانی کے اس پر عملدرآمد کرانے کا وقت نہیں مل رہا۔ اہلسنت وجماعت کے مشائخ و علماء اور عوام ان کی ذلیل و ذلیل حرکات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی جارحانہ اقدام سے گریز کر رہے ہیں۔ اس سے ملک تباہی اور اندرونی انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ملک کی تباہی اور بربادی ان لوگوں کا تو مقصود ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی، وہ جراثیم ابھی تک ان کے دل و دماغ میں ہیں۔ مگر اہلسنت وجماعت اس کی تباہی قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اکابر علماء و مشائخ اور عوام نے بڑی محنت اور کوشش سے یہ ملک بنایا۔ اس لیے وہ اس کے بچانے کی کوشش میں ہیں۔

حالات کا مطالعہ فرما کر دیکھیں تو نجدی آقاؤں کے زرخیز غلام دی مشہور نہیں۔ جنہوں نے کانگریس و اتحاد کا ساتھ دیا۔ اور مسلم لیگ کی اور پاکستان بنانے کی سر توڑ مخالفت کی۔

نجدی آقاؤں کے زرخیز غلاموں نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور اہلسنت وجماعت کے دلوں کو مجروح کرنے کی کارروائی کے لیے سینکڑوں کتابیں پاکستان کے کونے کونے میں تقسیم کیں۔ زیر نظر کتاب "عقائد وہابیہ" لکھنے پر مجبوراً قلم اٹھانا پڑا۔ تاکہ جن کتب کی وہ مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کتب کی اور ان کے اکابر کی کتب کی روشنی میں سادہ لوح مسلمانوں کے عشق رسول جیسی قیمتی دولت کا تحفظ ہو سکے۔ کتاب کی تصنیف و تالیف میں اکثر مقامات پر وہابی کتب کی اصل کتاب کے صفحہ کی فوٹو اور اس کتاب کا ٹائٹل بیچ بھی دے دیے۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ڈال سکے۔ تاہم ادارہ سے اگر کسی صاحب کو اصل کتاب کا فوٹو بھی مطلوب ہو۔ تو خط لکھ کر منگواسکتا ہے۔

عقائد وہابیہ کا دوسرا حصہ فقہ وہابیہ پر مشتمل ہوگا۔ جس میں تصنیف پر اعتراض کرنے والوں کی مستند کتب اور فتاویٰ سے ان کی فقہ بیان کی گئی ہے۔ اس میں بھی ان کی اصل عبارات کی فوٹو دے دی ہیں۔ تاکہ صاحب عقل و خرد آسانی سے حق اور باطل میں موازنہ کر سکے۔

فیضیاء اللہ قادری اشرفی

مہتمم دارالعلوم قادریہ عبدالحکیم (رجسٹرڈ)

تحصیل بازار سیالکوٹ، فون ۵۸۶۶۷۳



## مدلل تقریریں

سراج النبی، یوم صدیق اکبر، یوم فاروق عظم، یوم شہید اعظم، یوم غوث اعظم، فضائل رمضان شریف کے موضوع پر مولانا محمد ضیاء اللہ قادری فی دولہ الحجیرہ اور باطل سوز، مستند حوالہ جات سے بھرپور مدلل تقاریر کا مجموعہ ہے جو کہ علماء کرام، خطباء، طلباء اور عامۃ المسلمین کے لیے یکساں مفید ہے۔ قیمت روپے

## عقائد صحابہ

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی تصنیف ہے اس کتاب میں قرآن و حدیث اور مستند محدثین اور مفسرین کی کتب سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد درج کیے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں کو عقائد کے معاملہ میں ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ قیمت روپے



# دعوتِ فکر

برصغیر میں شیخ محقق، شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، امام ربانی، غوثِ صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی دینی اور اسلامی خدمات کو کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان کے ادوار میں بڑی بڑی تحریکیں چلیں۔ جابرِ قسم کے حکمران بھی مسط ہوئے۔ اور انہوں نے خود ساختہ دین الہی تردید دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ النورانی کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کو یہ کہنا پڑا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
جس کے نفس گرم سے پہلے گرمیِ حسد  
وہ ہند میں سرمایہٴ ملت کا نگہبان  
اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر وار

ان اکابر نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں عشقِ رسول کی شمعِ فرداں کی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و محبت کا وہ درس دیا۔ جو ان کے رنگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ اسی عشقِ رسول کی بنا پر گھرِ مستان میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ، اشعۃ اللمعات، شرح مشکوٰۃ، شرح فتوح الغیب، اخبار الاخیار، جذب القلوب وغیرہم۔ امام ربانی غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مکتوبات شریف۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حجتہ اللہ البالغہ، ازالۃ الخفاء، انکسار العارفین، انباتہ فی سلاسل اولیاء الدرائس وغیرہم، اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر عزیزی، تحفۃ الثائر عشریہ، اور فتاویٰ وغیرہم تصانیف اس حقیقت کا منہ پرانا ثبوت ہیں۔ آج بھی

ان کتابوں کا مطالعہ عشقِ رسول میں اضافہ اور قربِ خداوندی کے حصول اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

ان حضرات کی تعلیمات سے مسلمانوں کے ذہن اور قلوب متزین تھے۔ جس کا ثبوت اور اثر یہ تھا کہ عام مسلمان بھی نبی اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ ربِّ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پر اپنا مال اور جان قربان کرنا بہت بڑی عادت سمجھتا تھا۔

ہندوستان میں جب انگریز حکمران ہوا۔ تو انگریز نے لندن و آسٹ ہاؤس ایک اجلاس طلب کیا۔ جمیں اُس نے اپنے دانشمند، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا۔ کہ

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسولِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔

کیونکہ جب تک ان میں یہ چیز ختم نہ کی جاتے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا۔ کہ مسلمانوں سے کچھ حضرات کو خرید لیا جائے۔ اور اُن سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جن میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بحث ہو۔ کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہیے۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام اسماعیل تھا۔ آگیا۔ اور اُس سے ایک کتاب لکھوائی۔ جس کا نام اُس نے "تقویتہ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی۔ لیکن حقیقت میں تقویتہ الایمان یعنی ایمان کو فروغ دینے والی تھی۔

مولانا زیاد الحسن فاروقی مجددی فاضل جامعہ ازہر مصر، جو کہ شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی علیہ الرحمۃ کے تحت جگر بھیں۔ اپنی کتاب "مولانا اسماعیل اور تقویتہ الایمان" نے صفحہ ۵۱ رقمطراز ہیں کہ

اگر قمر السارایم۔ اے نے عربی میں کتاب العلامہ فضل حق الخیر آبادی لکھ کر

عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے صفحہ ۱۵۲ پر لکھا ہے کہ

پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی تھی۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بڑی کو لاہور لکھا ہے۔ اور اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انگریزوں نے کتاب تقویت الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔

انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ مسلمانوں میں ایک اضطراب سا پیدا ہوا چنانچہ خود اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی کی تحریریں اس کی شاہد ہیں کہ اس کتاب میں شدت ہے۔ تھانوی صاحب نے اسماعیل دہلوی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔

ان دجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔

گو اس سے شورش ہوگی۔ مگر توقع ہے کہ بھر کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواحِ شادہ ص ۱۰۳-۱۰۴)

انگریز کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں۔ لڑیں۔ بھڑکیں تاکہ ان میں فرقہ واریت کی فضا پیدا ہو جائے۔

اسماعیل دہلوی کی اس کتاب سے ہندوستان میں مسلمانوں میں شورش ہوئی۔ دیوبندی اور بریلوی حضرات کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تک سب متفق ہیں۔ اختلاف تو اسماعیل دہلوی سے ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اسماعیل دہلوی سے متفق نہ ہوتے بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کو جاتیہ داس سے بے دخل کر دیا۔ جس کا تذکرہ

شیخ المسلماء علامہ شاہ فضل رسول بڑیونی علیہ الرحمۃ نے اس طرح فرمایا ہے کہ مولوی اسماعیل کی فکر میں حد سے اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ اُن کو اس سبب سے اُن سے ناراض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام ملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کر دیا۔ مگر مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا۔ اب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ مولوی اسماعیل کھلے بندوں دلیل کیلے۔ تین چٹے فساد کے دین میں اُن کی ذات سے جاری ہوئے۔

(سیف البیبار ص ۴۸-۴۹)

غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مولوی وحید الزماں صاحب حیدرآبادی نے ہدیۃ الہدی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

مقدمین عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار رکھا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ کہ امور مردہ ہر یا محرم کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر اس تشدد سے ان کی شرک اصغر یا اس کا ستر باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو صاف فرماتے۔ مگر نہ وہ دین میں سخت غالی اور تشدد فی الدین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرآن عامیوں کی علامت ہے۔ جو دین سے خارج اور جہد شکن ہیں۔ (ہدیۃ الہدی ص ۲۶ سطر ۱۲ تا ۱۴ مطبوعہ دہلی)

مختصر یہ کہ مقدمین عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی ایسے دو شخص پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسلمانوں میں فرقہ واریت کو جنم دیا۔ اور مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی۔ انھیں اللہ رب العالمین اہل سنت و جماعت کو ان ہر دو حضرات سے قطعاً کفر و فحشیت نہیں۔ بلکہ ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان ہر دو حضرات کے نظریات باطلہ کو فروغ دینے کے لیے مختلف ناموں سے پاک و ہند میں لوگ کام کرنے لگ گئے۔ اور ہر دو کو وہ اپنا بزرگ اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ پاک و ہند میں ان کو دیوبندی، غیر مقلد (اہلحدیث) جماعت اسلامی، تبلیغی کے



ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ صرف اہل سنت و جماعت ایک ایسی معتدس مجتہد ہے۔ جو ان ہر دو حضرات سے عقیدت اور محبت نہ رکھتے ہوتے ان کے نظریات باطلہ سے بیزار ہے۔ اور ان کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تردید میں مصروف ہے۔

اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خوش چین حضرات نے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے کئی کتابیں لکھیں۔ اور ان کی خوب تشہیر کی۔ کتاب ہذا میں انہیں کتب سے ان کے عقائد باطلہ پیش کیے گئے ہیں ساتھ ہی کتابوں کے اصل صفحہ کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب انصاف اس کتاب اور اس کی اصل عبارات کو پڑھ کر ان عقائد باطلہ سے آگاہی حاصل کرتے ہوتے قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے بیان کردہ عقائد حقہ اہل سنت و جماعت پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کریں۔

یہی وہ نجدی وہابی عقائد ہیں جن سے اُمت مسلمہ انتشار کا شکار ہوئی۔ اور فرقہ واریت کو فروغ ملا۔

فرقہ واریت کے مخالف حضرات واقعی اگر وہ اس میں مخلص ہیں۔ تو یہ کتاب ان کے لیے دعوتِ فکر ہے۔ آؤ فکر ایسے عقائد باطلہ کے خلاف جہاد کریں جن سے مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہوا۔ اور مذہبی سکون پائیال ہوا۔ جن عقائد باطلہ کی وجہ سے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں بلکہ مسجدوں میں جنگ و جدل کا بازار گرم ہے۔ اور ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کریں۔ جو خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت اطہا اولیاء کاملین اور اُمتِ مسلمہ محمدین اور مفسرین کے عقائد تھے۔

وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ



## اکابر وہابیوں کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد

مولوی اسماعیل دہلوی جو دیوبندی اور اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

”اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے“ ایک روزہ قاری مشاعرہ ۱۸۷۵ء  
مولوی شہداء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ:-

”اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے“ کہنا عین ایمان ہے۔

(انبار الہدیہ) امرتسرہ ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء

اللہ کے افعال قبیحہ

”افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔“

اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

قاضی عبدالاحد خان پوری الہدیہ نے لکھا ہے کہ:-  
”مولوی شہداء اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مشکلیں قرار دیتا ہے“  
(الفصلہ الجازیہ ص ۳۷) صفحہ ۳۷  
مولوی رحیم الزماں صاحب الہدیہ لکھتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے“ (برہان الہدیہ ص ۱۸۷)

- ۱۔ ایک روزہ صفحہ ۸۰، ۸۱ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۰، ۱۹ پر دیکھئے۔
- ۲۔ الجہد المقل صفحہ ۳۱، ۳۲ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۳، ۲۲ پر دیکھئے۔
- ۳۔ الفیصلۃ الجازیہ صفحہ ۲۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۵ پر دیکھئے۔
- ۴۔ الفیصلۃ الجازیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۶ پر دیکھئے۔
- ۵۔ برہان الہدیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۹ پر دیکھئے۔



کہ صفت کمال نہیں کہ شخصہ کہ قدرت برکلم کند ہے وارہ۔ وپہر برایت معلوم ہوتا ہے  
 حکمت تنزیہ از طوط کذب کلم بہ کلام کاذب نے نمائہ ہاں شخص مدوح سے گرد۔  
 بہ سبب عیب کذب انصاف بہ کمال صدق بخلاف کسی کہ لسان او ادا شدہ  
 وادھر تکلم بہ کلام کاذب نمی تواند کرد یا قوتی مقلدہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر  
 مطابقہ واقع نمی تواند کرد۔ یا شخصے کہ ہر گاہ کلام صدوق سے گوید کلام مذکور از مصادر  
 سے گرد۔ و ہر گاہ ارادہ تکلم بہ کلام کاذب سے نمائے آواز او ہند سے گرد یا زبان او از د  
 سے شود۔ یا کسی دیگر دین او را بنی سے نماید یا حلقوم او را حنہ سکند یا کسی چند لغت  
 صادر کردہ اگر تہ است واصلاً بر ترکیب لغتائے دیگر قدرت سے دارد۔ ہذا علیہ  
 کلام کاذب از مصادر سے گرد۔ ایں اشخاص مذکورین نزد عقل قابل طرح نہ ستند۔  
 و بالحدیث ہم تکلم بہ کلام کاذب تر لغتائے عیب الکتب استر یا من التوثیاد  
 صفات مدح ست و بنابر مجرا از تکلم بہ کلام کاذب۔ سچو نہ از صفات مدح نیست۔ یا  
 مدح آں بسیار آرد و ان است ہذا مدح آول۔

قوله واکبری دلیل الخ

اقول۔ ایں دلیل کبری قیاس اول ست یعنی ہر جہ متع است داخل تحت  
 قسمت۔ ایہ نیست۔

تغی نمائے اگر مراد از لفظ متع دریں مقام متع ذاتی ست کہ ایں مقدمہ سلم  
 ست اما فیہ نیست زیرا کہ وجہ مثل مذکور متع ذاتی نیست تا مذکور کبری مدح گرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ الذی ہم الشارحین آیات حسان التیام ہر ہر نادرہ حجاز

نشدہ لکھنؤ غور قدرت برتیبہ العزیزہ السیئہ بہ

# الحمد المقل

فی تنزیہ

# المعرفۃ المنزل

تہذیب و تصنیف شریف علامہ شریفی و لکھنؤ مدرسہ معلوم

در سر سبز ہندوستان

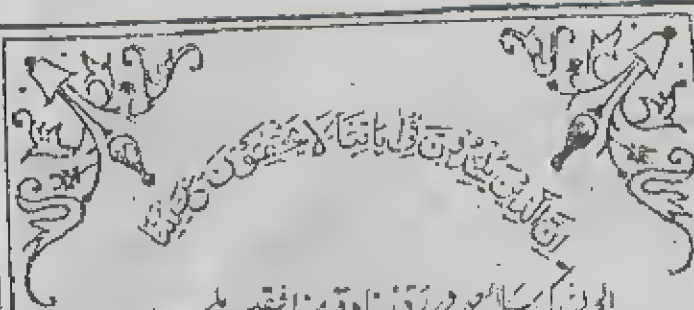
۱۳۰۰ ہجری ۱۳۰۰ ہجری ۱۳۰۰ ہجری

قد طبع فی المطبعۃ البکریۃ لکھنؤ

شعبہ







الحمد لله رب العالمین و نوره در ذر زنا و قد منافقین لمحمدین

السب

## الفیصلۃ الحجازیۃ السطانیۃ

بین اهل السنۃ

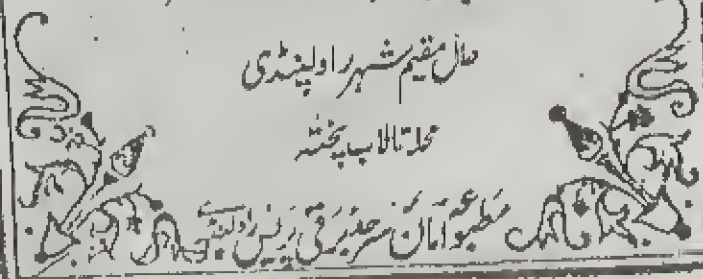
وبین الجہمیۃ الثنائیۃ

مؤلفہ

ذاکر عبد اللہ خاں پٹوی نفا اللہ بخشہ

محل مقیم مشہر راولپنڈی

محلہ تالاب پختہ



الفیصلۃ الحجازیۃ السطانیۃ

سے بڑھکر اس کی مجلس سے بچنا چاہئے۔ میں اس جگہ اس کے چہل اور کفر کی ایک مثال  
سناتا ہوں تاکہ اُس کا چہل اور کفر ظاہر ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وہ باطل کو  
ابطل کے ساتھ رد کرتا ہے وہ منافق بظاہر اسلام کی نصرت کے واسطے جاتا ہے  
اور حقیقت میں خود کافر بلکہ اکفر ہو کر اسلام کی جنگی کر کے آتا ہے جیسے کہ علماء نے  
مثل بیان کی گمن رام بنی قفر ہندم معاصرین جیسے کوئی ایک مکان بنانا چاہے سو ایک  
مشہر کو ہندم کر دے یا جیسے کہ علماء نے مثل ابی حوجت الثمامۃ تطلب قرین فادات  
بلاؤن یعنی شتر مرغ بخلا دو سینک ڈھونڈنے کو سو کھو یا دونوں کان یہ زندق  
میں جاتا ہے اسلام کی مدد کے واسطے سو اسلام کی جنگی کر کے بیزاریان کے واپس آتا ہے  
چنانچہ یہاں راولپنڈی میں آریہ کے ساتھ بحث کرنے کو آیا اور اشتہار دیا اور عوام کو  
جمع کیا اور آریہ کو شیخ پر کھڑا کیا۔ اس آریہ نے قرآن پر اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے  
ان اللہ علی کل شیء قدیر یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن اپنی مثل بنانے پر بھی قادر  
ہے یا نہیں۔ سو اس اہل اناس نے کہا کہ ہاں قادر ہے اپنی مثل بناتا ہے۔ دیکھو اس  
اکفر انکفرین، اہل اناس کو اس غیبت کے پلید مونسیت کتا کفر عظیم بخلا جس کا کوئی  
کار بھی قائل نہیں ہو سکتا۔ تنزیہ و تجویس جو سب سے بدتر مشرک ہیں اس سے کہہ کر فغان  
کے قائل ہیں ایک فغان خیر حکو نور کہتے ہیں دوسرا فغان شر حکو خلعت کہتے ہیں۔ لیکن وہ  
وہ لوگ ان دونوں کسم مثل ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے اس بات کے  
قائل ہیں کہ فغان خیر یعنی نور نے فغان شر یعنی خلعت کو پیدا کیا پس وہ اُس کا مخلوق  
ہو اسودہ لوگ اُس کو ناقص اور مشہر بدوہ شکل غلامانی کہتے ہیں اور فغان خیر کو تدوی  
نورانی کہتے ہیں سو دوسے لوگ بھی مثلیت کے قائل نہیں ہیں چنانچہ یہ بحث کتاب انہار  
کفر شامہ کے صفحہ ۵۵ تا ۵۶ خوب بسط و تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے اور کتاب  
ذکر کے صفحہ ۲۱ میں اس مسئلہ کی نقل فتح الباری سے بھی موجود ہے اور خاک  
کی کتاب سہمی، سوطہ السعد العزیز، الکیم الباری علی متن الحافظ عبد الکریم اللاری کے صفحہ ۲  
سے تا صفحہ ۲۱ بھی مرقوم ہے اس میں صفحہ ۱۸ میں لکھا کہ یہ اعتراض سب سے پہلے  
شیطان کیا اور حافظ ابن القیم کی کتاب مفارح دار السعاده جلد اول صفحہ ۱۸



ہوگی جیسے کہ پہلی تو بہ تھی۔ اور اگر زندقہ منافق آدمی اپنے دل سے خالص ہو کر اللہ کی قربت میں فرما دے گا تو اللہ عالم الغیب سے اس کو مطلع کرے گا۔ لیکن ہم لوگ غیب سے نہیں جانتے اس لئے اس کی قربت میں قبول کرنے اور زندقہ وغیرہ جو بھی کفر سے اس سے ہٹا دے ہیں۔ (چنانچہ کتاب اظہار کفر شفاء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۳ میں شیخ الاسلام کے کلام سے مفصل بیان ہوا ہے)

اور اس کے قتل کی ایک اور دلیل بھی ہے لیکن مجھ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ اس کو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا یا نہیں لیکن حرم شریف میں اور مجالس میں ہزاروں کی ہتھکڑیاں لگائی ہوئی ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَقَاتِلُوا هُرَجَّتَیْ لَا تَكُونَنَّ فِتْنَةً وَیَكُونَنَّ الدِّیْنُ كَلْهَ لَیْلَہ - ترجمہ: اور لڑتے رہو ان کفار سے یہاں تک کہ دین سارا کافرانہ نہ ہو جائے اور شفاء اللہ لحد زندقہ کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نامہ صائین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا عظیم فرافکہ ہے جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اس کا قاتل ہیں۔ پھر لوں مرزا یوں کا ہے جو دشمن ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جو لوگ ان تین پیغمبروں کے مقابل ہیں الوہیت دروہیت کے مدعی و مقرر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا بوجہ ہیں کہ جسے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اس سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ شلیت کا قاتل تھا اور یہ زندقہ اللہ عزوجل کی ہزاروں مجلس خوار و تلبسے باقرار خود چنانچہ آگے آئیگا انشاء اللہ۔ تنہا بلکہ احمی کا تمام دین غیر اللہ کا ہے بکروہ اصول ستہ اہل سنت و جماعت کے پس وہ حکم شرع کے واجب القتل ہے ناہم۔ اور تفصیل اس کی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے قول سے کتاب اظہار کفر شفاء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۱۲ میں بیان ہو چکی ہے۔ (اور یہ گفتگو اور بحث خانقاہ کی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے رد و رد واقع ہوئی تھا اور ان کی تحقیر جاہل پچاس کی بڑی اور ان میں جناب مولوی عبد القادر صاحب تصوری صدر انجمن خلافت پنجاب اور جناب مفتی عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث مسجد جلیان لاہور اور خانگاہ کا ناظر بھائی مولوی مظفر الدین ساکن راولپنڈی بھی موجود تھے۔ اور مولوی اسماعیل صاحب لکھی اور مولوی اسماعیل صاحب غزنوی وغیرہم بہت رگ پنجاب اور ہندوستان کے۔ اور مولوی مظفر الدین قومیہ سے ساتھ ایر المؤمنین کے سوز پر سوار ہو کر گیا تھا۔ اگر کسی کو شک ہو تو ان حضرات سے

قادر فیض کرام ہر مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات اور اصل نوٹ بھی آپ نے ملاحظہ فرماتے۔ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی جو کہ دیوبندی، غیر مقلدین، تبلیغی اور جماعت اسلامی کے مسئلہ بزرگ اور شہید ہیں۔ ان کی تصنیف بیکروزہ ہے۔ ابجد المقل دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کی تالیف ہے۔ غیر مقلدین ابجد میں حضرات کے نواب وحید الزماں صاحب حیدر آبادی جو کہ مترجم صحاح ستہ ہیں کی کتاب ہدیۃ المہدی ہے۔ الفیصلۃ المجازیہ یہ غیر مقلدین حضرات کے قاضی عبدالاحد خان پوری کی تصنیف ہے۔ جمہیں انہوں نے اپنے مسلک کے مولوی شفاء اللہ امرتسری کا عقیدہ اور نظریہ جو انہوں نے آریہ کو جواب دیتے ہوئے عوام کے سامنے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مثل بنا سکتا ہے۔

یہ کسی اہل سنت و جماعت کے عالم کی تحریر نہیں۔ بلکہ غیر مقلدین حضرات کے مولوی عبدالاحد خان پوری کی تحریر ہے اس کو آپ الزام نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اسکو حقیقت تسلیم کریں گے۔ لیکن صرف مولوی قاضی عبدالاحد خان پوری نے صداقت اور برأت سے کام لیکر مولوی شفاء اللہ صاحب امرتسری کو اکفر الکافرین۔ اہل انکس قرار دیا۔ اب ابجد میں حضرت توحید توحید کا نام لیکر اہل سنت و جماعت کے اکابر پر کفر و شرک کے فتوؤں کی پوچھ پچھا کرنا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں نے تو بیدینی اور گمراہی کے فروغ کے لیے دروازہ کھولا ہے۔





مولوی وحید الزمان الحمدیث نے لکھا ہے کہ۔  
 "اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلیٰ اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے" (ہدیۃ الہدی جلد ۱ ص ۱۷۱)

مولوی عبدالمبارک ساقی الحمدیث لکھتے ہیں کہ۔  
**اللہ تعالیٰ عرش پر ہے** "خدا تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے"

(استواء علی العرش ص ۳۵)

"صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بنام عرش عظیم پرستوی ہے ہر جگہ نہیں" (استواء علی العرش ص ۳۵)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور الحمدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ عرش کے برابر نہ اسی سے چھوٹا ہے اور نہ اُس سے بڑا ہے" (فتاویٰ حدیثیہ متاخرہ مصر ص ۱۷۷)

مولوی محمد حسین صاحب بناوی الحمدیث کا عقیدہ ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے"

(اخبار الحمدیث ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

مولوی عبدالستار دہلوی الحمدیث نے لکھا ہے کہ۔  
**اللہ ہر جگہ نہیں** "خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و مہرہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے"

(فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ ص ۴۲)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر متقدمین الحمدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد باطلہ کی کتاب فتاویٰ حدیثیہ میں درج کیے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے گلِ بُرہ کا محتاج ہے"

لے ہدیۃ الہدی ص ۱۱، کا اصل نوٹ، صفحہ ۳۱ پر دیکھتے۔

لے فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۳۲ پر دیکھتے۔

والا فعال کا قائل کل یوم موفی شأن ولا يجوز اطلاق الحركة والاقبال على فعله وان صرح عليه بالحركة والاقبال من مكان الى مكان كما قال وجاء ربك وقال هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في الحديث ايتيه هروا فخرج البخاري وابن الاثر في كتاب السنة عن فضيل بن عياض احد الاولياء الكرام والائمة العظام قال اذا قل لك الجرمي انا اكره ان يزول عن مكان فقل انا ومن يرب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة انه نقل عن نزل يخلو من العرش وهذا هو الانتقال وحكي عن ابن قتيبة انه ينزل كما انما نزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصل الجبار الى كرسيه والصعود والنزول والحيث والايان لا تصور الا بالحركة والاقبال والخطا الشيعي عن من احبنا حيث قال تعال شيعتنا ابن جرير الطبري ولا يصح عليه الا نقل لان لم يرد دليل شرعي على استحالة ذلك اخطا اليافعي الشافعي حيث قرر مذهب السلف انه تم برئ عن الحركة والاقبال ثم عزاه الى شيعتنا عبد القادر الجيلاني اذ لم يأت بقول واحد من السلف على تلك البراءة نعم حركته وانتقاله بلا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما ان حدثا لا يشابه حدثا فحركته وانتقاله عبارة عن ظهوره وتجليه في محل بخر غير المحل الاول وهو مصير بلا مزية ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل في رسالته الى سدد بن مسرهد انه سبحانه اذا نزل فلا يخلو من العرش والنهي والظهور في مكانين مختلفين او في امكنة مختلفة متعدد حق في ان واحدا لا يستحيل في ذات الله تعال انما المحل تمكن المكان في مكانين مختلفين وان



منهم وقد كنت اليه بعض اجلاء اهل عصره علما و معرفة سنة خمس وسبع مائة من فلان الى الشيخ الكبير العالم امام اهل عصره بزمه اياما فانا انما كنا في امة زمانا واخرتنا مما يقدريك اعراض الفضل احسانا الى ان ظهر لنا خلاف موجبات الية بحكم ما يخطيه العقل والحس واهل يملك في القبل باقر. اذا غربت الشمس وانك اظهرت انك قائم بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر وانه اعلم بفسادك وبيئتكم والاسلام مع العدل ينتج ظهور القبول وما راينا آلاما الا الى هتك الاستار والاعراض باتباع من لا يوفق بقوله من اهل الأهواء والأغراض فهو سائر زمانه بسبب الأوصاف والذوات ولم يفتح بسبب الأعباء حتى حكم بتكفير الأموات ولم يكفه التعرض على من تأخر من صالحى السلف حتى تمهدى الى الصدر الأول ومن له اهل المراتب في الفضل فباوهم من هؤلاء ضلوا يوم القيامة وحيات ان لا يثاب غضب واتى له بالسلافة وكنت ممن سمعه وهو على منير جامع الجليل بالصالحية وقد ذكر هو بن الخطاب رضى الله عنه فقال ان عمر له خلطان وبيات رأى بليات وأخبر عنه بعض السلف انه ذكر على بن ابي طالب رضى الله عنه في مجلس آخر فقال ان عليا اخطأ في اكثر من ثلاثمائة مكان فيايت شمرى من ابن جمل لا الصواب اذا اخطأ على بزمك كرم الله وجهه وهو بن الخطاب والان قد بلغ هذا الحال الى منتهى الامر الى مقتضاه ولا يفتنى الا القيام في امرك ودفن شرك لأنك قد افرقت في الحق ووصل اذالك الى كل ميت وحى ونزلى القبر شرعا لله ولو سوله ويلزم ذلك جميع المؤمنين وسائر عباد الله المسلمين بحكم ما يقوله العلماء وهم اهل الشرع وأرباب السيف الذين بهم الوصل والقطع الى ان يحصل منك المكف عن اعراض الصالحين رضى الله عنهم اجمعين اه. واعلم انه غالب الناس في مسائل فيه عليها التام السبق وفيه فدا خرق فيه الاجماع قوله في علي الطلاق انه لا ينع عليه بل عليه كفارة بين را بقل بالسكارة أحد من المسلمين قل وان طلاق الحائض لا يقع وكذا الطلاق في طهر جامع فيه وان الصلاة اذا تركت عمدا لا يجب قضاءها وان الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها وان الطلاق الثلاث برد الى واحدة وكان هو قبل لعله ذلك نقل اجماع المسلمين على خلافه وان السكوس حلال بان افطعها وانها اذا اخذت من التجار اجزائهم عن الزكاة وان لم تكن باسم الزكاة ولا رسمها وان اللواتح لا تنحس موت حيوان فيها كالذئبة وان الجنب يسلى نظومه بالليل ولا يؤخره الى ان ينسل قبل الفجر وان كان بالبلد وأن شرط الواقف غير معتبر بل لو وقف على الشافعية صرف الى الخربة والمكس وعل الفضة صرف الى الصوفية في ابطال الله من مسائل الأصول مسئلة الحسن والفتح التزم كل ما برده عليها وأن مختلف الاجماع لا يكتف ولا يفسق وأن وناجته تعالى عما يقول الظالمون والجاحدون علوا كبيرا اهل الحوادث تعالى الله عن ذلك وتقدس واه مرفق قد فرغنا من انتبه السكت للجزء فقال الله عن ذلك ونفس وان القرآن محدث في ذات الله تعالى الله عن ذلك وان العالم قد فرغ بالثبوت ولم يزل مع الله خلافا دائما بخله موجبا بالذات لا فاعلا بالاختيار تعالى الله عن ذلك وقوله بالحكمة والجملة والانتقام وأنه بقدر العرش لا أسر ولا اكبر تعالى الله عن هذا الانفراد. التثني القبيح والكفر البراع الصريح وخلف متبعيه وثبت شمل معتقده وقال ان الدار نبي وأن الانبياء غير معصومين وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياء له ولا ينزل به وأن انتهاء السفر اليه بسبب الزيارة مصيبا لا نهى الصلاة فيه وسبحم ذلك يوم الحاجة ماسة الى عفايته وأن التوراة والانجيل لم تبدل انما لها وانما بدلت معانيهما اه وقال بعضهم ومن نظر الى كتبه لم ينسب اليه اكفره الله السائل غير انه

اللہ مرکب ہے اور فاعل مختار نہیں | اللہ تعالیٰ مرکب ہے، اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں، اللہ تعالیٰ عمل حوادث ہے | (فتاویٰ حریش ص ۳۳)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے | مولوی عبد الجبار شاہی دہلوی (مقطر ازہیں کر)۔

”مرتب خداوندی کا شقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے۔“

(استواء علی العرش ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ بھولا دینے والا ہے | دیوبندیوں کے مولوی محمود احسن صاحب قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ

تعالیٰ کو بھولا دینے والا قرار دیا ہے۔

فَذُقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا۔ (پ ۱۵ ع ۱۵) | سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا۔ اُس اپنے دن کو بھلنے کو۔ ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی بھلا دینے والا ترجمہ کیا ہے جو کہ درج ہے۔

”تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے۔ ہم نے تم کو بھلا دیا۔“

اعلیٰ حضرت امام السنّت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ | اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی عاقبتی بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔

قاری میرزا کرام | اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ترجمہ کتنا اعلیٰ ہے۔ جس میں غلطی خداوندی آشکارا ہو رہی ہے۔



اللہ تعالیٰ دعا، دھوکہ اور مذاق کرنے والا ہے | دیوبندی حضرات کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 اِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔ (پہ ع ۱۷) اور وہی ان کو دغا دے گا۔

مولوی صاحب نے اس کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن پہ ع ۱۸)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ | سبے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے

نہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔ (پہ ع ۱۸)  
 قاری بیضی رام: اللہ تعالیٰ کے متعلق منہ جبر با عقائد اور نظریات جو درج کئے گئے ہیں۔ دیوبندیوں، بغیر مقلدین، جماعت اسلامی، و تبلیغی جماعت کے اکابر کی کتب سے درج کیے گئے ہیں۔ اور ان کی اصل کتب کی فوٹو بھی ساتھ ہی دے دی ہے۔ تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

اُسب مسلمانوں کو دعوتِ خور و فکر دی جاتی ہے کہ ایسے عقائد اور نظریات درج کرنے والے حضرات نے اسلام کی کیس خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو کیا درس دیا ہے۔ جبکہ کسی غیر مسلم سے بھی آپ بات کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کی شانِ قدس میں کبھی بھی ایسا نظریہ اور عقیدہ قطعاً زبان پر نہیں لاتے گا۔ ایسے نظریات اور عقائد رکھنے اور لکھنے والے حضرات کو جو اپنا اکابر، بزرگ، مجدد، محدث اور مفسر قرار دیں۔ انہوں نے عظمتِ توصیف کیا سمجھی؟

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

اور یہ تو ان کے لئے سزا ہے جن کو ان سے

عکسی قرآن مجید

مکمل ترجمہ قرآن مجید فی فوائد و توضیح القرآن تا سورۃ آل عمران  
 از محمّد الاسلامی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن قادری مدظلہ العالی  
 تفسیر: مولانا محمد رفیع الرحمن قادری مدظلہ العالی  
 پبلیشر: اسلام آباد پاکستان مولانا محمد رفیع الرحمن قادری مدظلہ العالی

دَارُ التَّصَنُّفِ لمیٹڈ شاہراہ لیاقت۔ صدر کراچی (پاکستان)





الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ

انسانیت رحم والا دل جس نے خوب بنائی ہر چیز بنائی اور شروع کی انسان

الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ نَّارٍ مَّهِينٍ ۝

کی پیدائش ایک گلت سے پھر بنائی اسکی اولاد پختہ ہونے کے قدر پانی سے گلت

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِ رَبِّهِ ۚ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْ

پیرس کو برابر کیا گلت اور پھونکی اس میں اپنی ایک جان دت اور بنائی تمہارے سمکان اور آنکھیں اور

الْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا

دل ہم بیت تمہارا شکر کرتے ہو گت اور کہتے ہیں کیا جب ہم گم گئے زمین میں کیا ہم کو

لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَائِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝ قُلْ يَتُوبُ لَكُمْ

تو تپنا ہے ☆ کچھ نہیں وہ اپنے رب کی لافات کو شکر میں گت تو کہہ دیجئے کہ تپنا

مَلِكُ السُّمُوتِ الَّذِي يُؤْتِيكُم مِّنْ رَّبِّكُمْ رُجُوعُونَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ

فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی عت پھر جانے گت اور کچھ تو گت

إِذْ الْمُرْسَلُونَ تَأْكُلُ السَّيَاطِرُ عَنَّا ۚ وَبِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

جس وقت کہ شکر سڑا لے ہوئے ہوئے اپنے رب کے مانت گت ہے رب نے کچھ دیکھا اور سن لیا

فَارْجِعْنَا تَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ

ایک کو بھیج دیتے کہ ہم کریں صلیہ کام ہم کو یقین آگیا گت اور اگر ہم چاہتے تو سمجھاتے ہر جی کو

هُدًى وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

اس کی راہ لیکن حقیقت کہہ رہی ہوں کہ کچھ کو بھیج دیتے ہوں گت جنوں سے اور آدمیوں سے

أَجْمَعِينَ ۝ قَدْ قُوَّيْنَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَ

اکٹھے گت سو اب تمہو سے ہم نے بھلا دیا تھا اس نے دن کے لئے کو ہم نے ہی بھلا دیا تم کو گت اور

ذَوُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ

دیکھو عذاب خلد کا محض اپنے کہے کا ☆ پوری باتوں کو دیکھتے ہیں کہ

## قرآن مخلوق ہے

روانی اکابر کے نزدیک قرآن مخلوق ہے۔ وہابیوں کے امام شمار اللہ امرتسر کے نے  
پہلے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ:

قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے۔

(فتاویٰ شمار اللہ ۲۲ ج ۲ مطبوعہ علی ص ۲ ج ۲ مطبوعہ لاہور)

اسی طرح وہابیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خان پور کے نے بھی اپنے رسالہ میں امرتسر کے  
کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

قرآن پاک مخلوق ہے: (الفیصلۃ المجازیہ ۲۲۰۲)

مضمون پر تبصرہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی شمار اللہ امرتسر کے کا عقیدہ یہ ہے

کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔ (المجریث امرتسر ۱۹ اگست ۱۹۴۰ء)

قرآن متلو حادث ہے: (المجریث امرتسر ۱۹ اگست ۱۹۴۰ء)

تاریخین حضرات: اکابر وہابیہ کا قرآن پاک کے متعلق عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا

کہ وہ قرآن کو مخلوق سمجھتے ہیں۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے۔ جب

حادث ہے تو فنا ہو جائے والا ہے۔ جو کہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے اللہ کریم

قادر فیض کرام، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مہرانی اور امام یحییٰ بن سبیل

ابو حنیفہ، امام احمد، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مہرانی اور امام یحییٰ بن سبیل

علیم الرحمن کے نزدیک جو قرآن پاک کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔

(کتاب الاسرار والصفات)

۱۰ فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۳۳۷ جلد ۲ کا اصل نوٹ صفحہ ۴۱ پر دیکھئے

۱۱ الفیصلۃ المجازیہ صفحہ ۳۳۷ جلد ۲ کا اصل نوٹ صفحہ ۴۲ پر دیکھئے



فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ الْكَافِرَانِ كَتَبْتُ لَا تَعْلَمُونَ  
 سیدنا سلام حضرت امام جہاد لانا الوافوا و شفاء اللہ من الہی سہری  
 ۲۴۴۰ سالہ قادیان و متعلق علی مضامین بیوتوں مملو کلام میر سید احمد  
 الموسوم بہ

# فتاویٰ شنائیہ جلد دوم

مفتی محمد تقی ذوالفقار امام احمد رضا صاحب مولانا السید محمد رفیع الدین  
 المدعو بہ  
 شرفیہ مع تشریح مفیدہ

حضرت الحاج مولانا محمد داؤد رازا صاحب دہلی دین پورہ بمبئی  
 شائع کراچی

۱۱

جلد کا پہلا حصہ امجدی محمدی سہار سے تشریف لایا گیا و بیات مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱  
 قادیان شائیہ کا صفحہ شائیل

لکھنؤ ہے اخبار شیعہ اس کے متعلق ایک عجیب فقرہ لکھا ہے کہ  
 ام کلثوم زہرہؓ کو چاہئے جیسے زید کے ساتھ ہے یہاں سے پہلے لکھی ہوئی ہرگز نہ تھی۔ بلکہ کوئی لہرام کلثوم تھی۔ جس کے غرض  
 ہو کہ لکھنؤ میں علیؓ کا لکھ دیا۔ (اخبار شیعہ) ارگٹ سہار و ان معنی ہے  
 لکھنؤ میں علیؓ کا لکھ دیا۔ (اخبار شیعہ) ارگٹ سہار و ان معنی ہے  
 راہ پر گمان کو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں اور کھل جائیں گے دوچار ملاقاتوں میں  
 شیعہ کے اس فقرے سے دو باتیں تو یقیناً ثابت ہیں۔ ایک یہ کہ ام کلثوم زہرہؓ کو چاہئے۔ دوسری یہ کہ ام کلثوم ام زہرہؓ (زہرہ  
 اب دہلی تیسری بات کہ ام کلثوم مہر و مہر بنت علیؓ یا کوئی اور تھی۔ شیعہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر بنت کو جو کہ  
 اس نے ہم ہونوں کے ہونے نہیں پیش کرتے۔ بلکہ خود کی مستند کتاب حدیث تہذیب الاحکام سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مگر بن  
 فور سے پڑھیں۔ عن جعفر صاحب نے سلامہ ذوال مات ام کلثوم بنت علیؓ را بنیفا فدی بن عباس ابن الخطاب و کلاہ  
 م بنت مطہر ایران) امام جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ام کلثوم بنت علیؓ اور اس کا بیٹا وید بن عمر بن الخطاب با ت ہوئے کہ  
 مظر بن! یہ کتاب صلح اور شیعہ میں سے ایک مستند کتاب ہے۔ جس میں سائل فقید کو مستحق کے شیعہ گروہ کے لئے واجب العمل  
 کام کی قیمت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ام کلثوم زہرہؓ کو چاہئے بنت علیؓ تھی۔ لافیر  
 الشیخ ذہبی یہ چرنا ہو گا اخبار شیعہ کے توسط سے یاسانی ظہور کیا۔ اب یہ ہے کہ آئندہ شیعہ حضرات اس موضوع پر قلم نہیں اٹھائیں گے  
 ۵ شکر لکھنؤ میان من داو صلح فواد صلح جویاں بخوشی سجدہ شکرانہ زوند (دار تہذیب و نشر لکھنؤ)  
 رسول خدا علیہ السلام خذک کے نورانی محبوب الفقیہ  
 اور اس کے بعد لکھا گیا ہے  
 وہاں اخلاق کی کوئی کتاب داخل مضامین نہیں ہے۔ نظم ہاتھ میں لینے سے پہلے بدگوئی اور دشمنی کے پتھر پھینک دینے چاہئے۔ ہم الفقیہ  
 و شیعہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ہمارے ہیوت کو بوجھتا ہے۔ ان استاد صاحب کا ایک شعر پیش کئے دیتے ہیں جو فرماتے ہیں کہ  
 وہاں خوش پریشانم میا لاصائب! اس زہرہ قلب بہر کس کہ وہی باز و ہد  
 بطور مثال ہم "الفقیہ" کی ایک سترخی کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیہ مورخ نے اپیل میں پورہ قوم ہے "الحديث کی طوطی"  
 بقول استاد صاحب اس کا جواب یہ ہونا چاہیے تھا "الفقیہ کی ایک کج نگاہ نگاہ کے عادی نہیں ہیں۔ کیونکہ  
 ہمیں قلمبندی کی ہے۔ اذ فتح بالذی یحییٰ آخس مدخیر اس عقیدہ کا لفظ کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا اور  
 فقیر دینی کا اتفاق ہے کہ حضرت علیہ السلام از مضامین۔ مگر اس کی شریعت میں اختلاف ہے "الفقیہ پارٹی کا عقیدہ ہے۔ کہ  
 حضرت علیہ السلام اللہ کے درمیان میں کی شریعت میں یہ شعر ہے جو الفقیہ میں خال ہوتا ہے نہ  
 وہی جو مستوی عرش ہے خدایا ہو کہ اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کہ  
 ہم اس عقیدہ کو عقیدہ عیسائیہ بلکہ عقیدہ لکھنؤ بلکہ عقیدہ دہلی کہتے ہیں۔ ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا  
 علیہ السلام نہ کہ یہ لکھنؤ نہیں۔ اس طرح قرآن مجید کا یہاں کیا مالور ہو کر ہو ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔  
 اذ انت کذبت علیٰ خاتم النبیین و لکن جعلناک نورا و انضیٰ یوم من انضیٰ ہم نے قرآن کریم سے  
 اس قابل طور بات صرف اتنی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نزدیک ہیں یا نہ خلق  
 اس میں درج کیا۔





قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

عَلَيْكُمْ الْغَيْبُ فَلَا تَعْظُمُوهُ عَلَىٰ  
عَيْنَيْهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ  
رَسُولٍ - (رپ ۱۱ ع ۱۱)

بڑے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے  
اسماعیل دہلوی قتل ہی رقمطراز  
ہیں کہ :-

”بڑے وقت میں پہنچنا سب اللہ کی شان ہے“

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :-

چار سے بھی ذیل

یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی

شان کے آگے چار سے بھی ذیل ہے :- (تقویمۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

ناظروں کو ام! ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا میں انبیاء کرام علیہم السلام اور مرد کا ست

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بھی آجاتی ہے کیسی مہیا کا نہ اور

گستاخانہ عبارات ہیں۔

اللہ کا علم غیب ذاتی کا انکار

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ :-

”غیب کا دریافت اللہ صاحب ہمت کی

شان ہے“ (تقویمۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب

ذاتی ہے جو دریافت نہیں کیا جاتا۔

۱۔ تقویمۃ الایمان صفحہ ۱۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۱ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویمۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔

۳۔ تقویمۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۳ پر دیکھئے۔

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ :-

انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں

”انبیاء اور اولیاء کو اس بات میں کچھ بڑائی

نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں

یا اولاد دیں یا مشکل کھول دیں یا مرادیں پوری کر دیں یا فتح و شکست دے دیں

یا غنی اور فقیر کر دیں یا کسی کو امیر و وزیر کسی سے بادشاہت چھین دیں یا کسی کے دل

میں ایمان ڈال دیں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیں یا کسی سے تندرستی چھین دیں کہ

ان باتوں میں سب ہند سے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار

و تقویمۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دہلی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

أَعْلَنَ اللَّهُ لِلْعَالَمِينَ أَنَّ رَسُولَهُ

فُضِّلَ - (رپ ۱۵ ع ۱۵)

غنی کر دیا۔

پیدا ہوئی علیہ السلام نے فرمایا :-

ابو ی الاکفہ والابص و امی

الموتی باذن اللہ۔

اور میں شہادتیا ہوں ماوراء اندھ اور

سفید داغ والے کو اور میں مرنے جلاتا

ہوں اللہ کے حکم سے۔

رپ ۱۳ ع ۱۳

خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز

ہیں کہ :-

”اس شہنشاہِ دانش کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کی سے چاہے

تو کروڑوں نبی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر دے“

(تقویمۃ الایمان ص ۳۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

۱۔ تقویمۃ الایمان صفحہ ۲۵ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۴ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویمۃ الایمان صفحہ ۳۱ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۵ پر دیکھئے۔



مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ - (پہ ۲۵)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

یہی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:-

**انبیاء و رُوحہ ناجیز سے کمتر** | اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے درجہ و ایک رُوحہ ناجیز سے بھی کمتر ہیں: (تقویۃ الایمان ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَمَا كُنَّا لَكَ دُكُولًا - (پہ ۱۹) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بندہ کر دیا۔  
 إِنَّ الْكُفْرَ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ - (پہ ۱۴) جتنے تک اللہ کے یہاں تمہاری زیادہ عزت و والا اور بے قرم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔  
 وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا - (پہ ۲۴) اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

**نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گنوار جیسی بے حواسی** | مولوی اسماعیل دہلوی ہی لکھتے ہیں کہ:-

مشرق الملوکات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترانس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سب سے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے:-  
 (تقویۃ الایمان ص ۱۵)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا -  
 مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:-

شمار کار و بار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا: (تقویۃ الایمان ص ۵۵)

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۶ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۷ پر دیکھئے۔

**انبیاء و رُوحہ سے بھائی ہیں** | مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:-  
 ”اولیاء و انبیاء، امام و امام زادے، پیر و شہید

یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہو گئے:-  
 (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَلْفِ سَعِيرٍ وَأَرْوَاحُهُمْ - (پہ ۱۷) یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

**نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم** | مولوی اسماعیل دہلوی قلیل نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:-

”میں بھی ایک دن کریم صلی اللہ علیہ وسلم والا ہوں: (تقویۃ الایمان ص ۱۱)  
 حدیث غریبہ میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
 إِنَّ اللَّهَ مَحْرُومٌ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَقِيحِي اللَّهِ - (ابن ماجہ ص ۱۱۹) بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانے کا حرام کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ آج تک۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹)

امام المفہرین، فقیر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرماتی ہے کہ:-  
 إِنَّ أَوْلَىٰ سَائِلٍ بِاللَّهِ أَنْ يَمُوتَ تَحْتَ بِلِّ يَتَقَلَّبُونَ - (تفسیر تفسیر روح المعانی) اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۸ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۹ پر دیکھئے۔















ابن النجاشی سے کہ قہر کی طرح اور بیشک وہ چڑھتا ہے اس سے جیسا چڑھو گے بلاشبہ  
 اور نہ اس کا سوار کے ہر ہمت و قوت لینے ملک عرب میں قحط طر آتا سو ایک گنوار نے اگر غیر  
 خدا کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہنا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس  
 ہم جانتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس سو بہت سستی کا بغیر خدا بہت خوف اور شہت  
 میں آگے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلتے لگی اور ساری مجلس کے لوگوں کے چہرے  
 اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اس شخص کو سمجھا یا کہ کسی کو جو کسی یا اس اپنا سفارشی  
 ٹھہرتے تو یوں ہوتا ہے کہ اصل کا دوبار اس کے اختیار میں ہو اور سفارش کرنے والے  
 کی خاطر سے وہ کر دے سو جب یہ کہنا اللہ کو سفارشی بننے کے پاس میں نے تمہارا سو گویا  
 اصل تمہاری بن کر سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت  
 بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اور اسکے در و در ایک ذرہ یا چیز سے بھی کمتر ہیں کہ سارے  
 آسمان و زمین کو عرش یا وسکا قہر کی طرح گھیر رہا ہے اور باوجود اس بڑائی کے آتش ہنشا  
 کی عظمت نہیں تمام سکتا بلکہ اس کی عظمت سے چڑھتا ہوتا ہے سو کسی مخلوق کی کیا طاقت  
 کہ اس کی بڑائی کا بیان بھی کر سکے اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور دم بھی  
 دھڑا سکے پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اس کی سلطنت میں داخل ہونے کی تو کیونکر  
 قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور شہر کے ایک آن  
 میں کروڑوں کام کر رہا ہے وہ کسی کے روبرو سفارش کرے اور کہے کا بہتہ کہ اس کے  
 سامنے کسی کام کا ہر شمار نہ کیے بیٹھے سبحان اللہ اشراف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سننے  
 مارے بہشت کے جو اس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی  
 ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھال بھی  
 کا سارے دنیا دوستی آشنا فی کا سا علاقہ سمجھ گیا کیا بڑھ بڑھ کر بیان کرنے میں کوئی  
 کتنا ہے کہ میں نے اپنے رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کتنا ہے کہ میں اپنے  
 رب سے دو برس بڑا ہوں اور کوئی کتنا ہے کہ اگر میرا رب میرے پر کے ہوا کہی اور

۵۶

تقویمہ الامیان صفحہ ۵۶ کا اصل فوٹو

تو حضرت نے سنا ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں اسکو برا فکر میں اصل قضیہ چکا ہے والا پھر فرمایا  
 اسکو بغیر خدا کے رہے بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اسی کہے حکم ہو چکا  
 کہ ان کہتے ہیں اور حکم قوت لینے بات کہ ہر قضیہ چکا ہے والا پھر فرمایا سارے یہ قضیہ  
 کی شان ہے کہ آخرت میں نمود کریں کہ پہلے پہچانے دین دنیا کے جیگڑے سب صاف ہو جائیں  
 اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر لفظ اللہ ہی کی شان ہے  
 لائق ہے اور اس میں وہ پایا جاتا ہے کہ کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہوں کا بادشاہ مالک  
 سارے جہان کا خداوند چاہے کہ اس کے مسودہ پر او اس کے پر او علیٰ ہوا العیاض آخر  
 فی شریح الشیخ عن حدیث یحییٰ بن ابراہیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان یقول لو انک  
 انزلت من السماء منک لک انک انزلت منک لک انک انزلت منک لک انک انزلت منک لک انک انزلت منک لک  
 میں لکھا ہے کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ نقل کیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ یوں بڑا  
 کرو چاہے اللہ اور خود اور بڑا کہ جو چاہے اللہ فقط ہے نہ کہ اللہ کی شان ہے اور  
 اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں ہوتا اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملے کہ کوئی کتنا ہی  
 اندر کہ کسی مقرب مخلوق نہ ہو کہ اللہ و رسول چاہے کہ تو فلاں کام ہو یا کہ سارا کا  
 جہان کا اللہ ہی کے ہاتھ سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یا کوئی  
 شخص کسی سے کہے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے یا فلاں کی شادی کب ہوگی یا فلاں سے رشتہ  
 دیتے ہیں یا فلاں میں بیٹا دے گا یا فلاں سے بیٹا لے گا یا فلاں کو اللہ و رسول کی سے کہو کہ غیب کی بات  
 اللہ یا فلاں کو کہی خبر دے اس بات کا کہ یہ ضائع نہیں کہ کچھ دین کی بات ہیں کہ کچھ  
 رسول ہی جانے یا فلاں بات میں اللہ و رسول کا ہون حکم ہے کہ کوئی دین کی سب سے  
 اللہ نے اپنے رسول کو بتا دین جن اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا  
 حکم دیا ہے آخر اللہ و رسول فی حق میں کس کا حال نہ ہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنے مخلوق کو اپنے حق کا علم دیا کہ اللہ ہی ہے جو اللہ و رسول کی سے کہو کہ غیب کی بات  
 اللہ یا فلاں کو کہی خبر دے اس بات کا کہ یہ ضائع نہیں کہ کچھ دین کی بات ہیں کہ کچھ  
 رسول ہی جانے یا فلاں بات میں اللہ و رسول کا ہون حکم ہے کہ کوئی دین کی سب سے  
 اللہ نے اپنے رسول کو بتا دین جن اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا  
 حکم دیا ہے آخر اللہ و رسول فی حق میں کس کا حال نہ ہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنے مخلوق کو اپنے حق کا علم دیا کہ اللہ ہی ہے جو اللہ و رسول کی سے کہو کہ غیب کی بات

تقویمہ الامیان صفحہ ۵۷ کا اصل فوٹو



کہ جو جسے ہون لوگ کیا کہین پھر بوجھا کہ وہاں کوئی حرام ہوتا تھا اور انکو لوگوں کے کیا  
 کے نہیں فرمایا کہ تو پوری کرمیت اپنی کہو نہ پوری کیا جاسیے اپنی منت کہ امین کہہ اشد  
 گناہ ہو وفت یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی منت ماننے گناہ ہے سو ایسی منت کہ  
 پیمانہ کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوا کسی اور کی منت نہ کرنا  
 اور جو مالی ہونے پورا نہ کیجے کیونکہ بات خود گناہ ہے پھر سپریش کرنا اور زیادہ گناہ  
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوا کسی اور کی نام پر جانور چڑھانے ہوں یا  
 پوجا کرنے ہوں یا اور کسی طرح کا وہاں حج ہو کر شریک کرنے ہوں وہاں اللہ کے نام  
 ہی جانور لیا جائے اور کسی طرح اور نہیں شریک ہو جائے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے  
 کہ اس سے مشابہت کرنی خود بری بات ہے آخر جرح احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفرین من المعاصیین قال انما انما انما  
 یقولون فحیث کہ فقال احکامہ یا رسول اللہ لیقولنک البھائم والشیعہ یقولون  
 احکم ان فحیث کہ فقال اعبدوا ربکم انما انما انما انما انما انما انما انما انما انما انما  
 عشرة النصارین لکما ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بنی عاصی نے فعل کیا کہ پیغمبر خدا  
 صاحبین و انصار میں بیٹھے تھے کہ کیا ایک اونٹ پھر اسے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوا کسی  
 اصحاب کہنے لگے کہ اسے پیغمبر خدا انکو سجدہ کرنے میں جانور اور درخت سو ہو تو ضرور  
 چاہیے کہ انکو سجدہ کریں سو فرمایا کہ زندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی  
 وفت یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو سب سے  
 بڑے بھائی کی ہی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے زندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ اولیا و انبیاء امام و امام زادہ پیرو شہید یعنی جیسے اللہ کے مقرب بندے  
 ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور چند سے عاجزا و ہمارے بھائی اگر انکو اللہ نے بڑائی  
 دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہلکے انکی فراتر واری کا حکم کیا ہے ہم انکے چھوٹے ہیں سو  
 انکی تعظیم انسانوں کی ہی کرنی چاہیے نہ خدا کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو  
 ایسے درخت اور بعض جانور مانستے ہیں چنانچہ بعض روایات ہیں پیغمبر حاضر ہونے میں

اور بعضے پر انھی اور بعض پر بیٹے مگر ان کی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ ان کی بیسی تعظیم  
 کرے کہ اللہ نے بتلایا ہوا اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر بجا اور بنا شمع میں میں  
 بنایا سو بزرگ نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیراز دن چھا رہا ہو تو اسکی سند نہ کرے  
 مگر ان کی کو جانور کی میں کرنی نہ چاہیے آخر جرح ابو داؤد عن قیس بن زید قال انک  
 الحیرة کما فی حدیث النبی ذن یلو ذی بان لھما فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 احکم ان فحیث کہ فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی رايت  
 الحیرة کما فی حدیث النبی ذن یلو ذی بان لھما فقلت انک فقلت لا فقال لا ففعلوا  
 فی ان نیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لا فقال لا ففعلوا  
 ترجمہ مشکوٰۃ باب عشرة النصارین لکما ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن زید نے  
 نقل کیا کہ ابی بن ابی شہرین جب کا امام چہرہ سے سو بھائی میں نے وہاں کے درگن کو  
 و سجدہ کرنے لگے اب جاکو سو بھائی میں نے البقیہ غیر خدا زیادہ لائی ہیں کہ سجدہ کیجئے انکو  
 چاہا میں پیغمبر خدا کے پاس پہنچا میں نے کہ کیا میں جبر و میں خود دیکھا میں نے ان کی کمر  
 کر کے دیکھے ہیں اپنے صاحب کو سو قریب بت لائی ہو کہ سجدہ کریں ہر کوئی حرام و حلال خیال  
 تو کہہ تو کہہ سے بری سب سے کیا سجدہ کرے تو اسکو کہ میں نے نہیں فرمایا نہ کہ وقت  
 بیسے میں ہی ایک دن ہر گز میں نے نہیں والا ہوں تو کہ سجدہ کے لایہ چون چہ وہ  
 اتنی پاک ذات کہ سب سے بڑے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جدہ کسی زمانہ کو بچے ہو  
 کسی مرد کو نہ کسی قبر کو کیجئے کسی چھان کو کہ جو نہ چہ سب سوا ایک دن فرستے والا ہے اور  
 جو کر گیا سو کہی زندہ تھا اور شریعت کی قید میں گرفتار پھر مگر کہ خدا امین بلکہ اسے  
 ہی بندہ ہے آخر جرح مسلم عن ابی حنيفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم لا یقولن انک کہ عبدی و امتی مطلقا عبدی اللہ و مملک لسا کہ اما اللہ  
 ولا یقول العبد لیسندہ من لا ی قال من لسلک اللہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب النصار  
 میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے  
 یون نہ ہو کہ کہ زندہ اور میرے بن سے تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری حقیر

انبیاء لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں اور انہوں اور

نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے لکھا ہے :-  
 ”انبیاء بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں :-  
 کتاب التوحید ص ۲۳ (۱) ص ۱۷

جب کرنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :-  
 اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - اَفْضَلُ ذِكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے -  
 (ترمذی شریف ص ۲۳۱ مشکوٰۃ شریف ص ۱۷)

مخصوصاً اللہ والہ الاسلام کے علم غیب کو مجنون اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ  
 مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ :-

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول نزدیک صحیح ہو تو دریاوت طلب  
 یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد  
 ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی  
 و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے“ (حفظ الایمان ص ۱۷) لکھ  
 ناظرین نے حرام تھانوی صاحب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب شریف  
 کو چوپائوں، چوہوں اور بچوں اور یاگوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دے کر کھٹکائی  
 کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جو کسی مسلمان کے منہ سے زیبا نہیں۔

۱۔ کتاب التوحید صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۲ پر دیکھئے۔  
 ۲۔ حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۶۳ پر دیکھئے۔

# کتاب التوحید

(الذی لہو حق اللہ علی العبد)

تالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم شیخ الاسلام  
 محمد بن عبد الوہاب

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ و تہذیب

عطاء اللہ نقیب

انتصار السنن المحمدي

لاہور پاکستان



۱) انبیائے کرام علیہم السلام بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

۹) اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تمام چیزوں سے عبادی ہے مگر بہت سے بدقسمت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والوں کی ترانوہی ملکی ہوں گی۔

۱۰) اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

۱۱) زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

۱۲) اللہ کریم کی صفات کا ثبوت اجماعاً اشعریہ کے (دو صفات الہیہ کا انکار کرتے ہیں)۔

۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آئے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمان کہ "قَالَ بَلَّغْهُمْ عَلَى النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَفِيحُ بِذَلِكَ رَجَاءَ اللَّهِ" سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے کلمہ کی شہادت۔

فہرست کتب صانف طوائف دیوبند خریدنے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند میں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

# حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب خانوی قدس سرہ

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند نے

ماہنامہ خاص اپنے

لیکھنے والے تینوں ضلع میں

فہرست کتب صانف طوائف دیوبند خریدنے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند میں

جواب سوال سوم مطلق غیب کے مراد الملاقات شرعیہ میں ہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہو اور اس کے  
 اور اس کے لئے کوئی واسطہ اور دلیل نہ ہو ایسا نہ ہو کہ لا یُعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَئِنْ شِئْتَ لَتَعْلَمَهُنَّ الْأَشْیَاءُ  
 اِنَّہ اور لو کہنت اعلو الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہوا پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ  
 ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق مومن شرک ہو سکتی وجہ سے ممنوع رہنا جائز ہو گا قرآن مجید میں لفظ  
 راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامنی و ربی کہنے سے نفی۔ اس وجہ سے واضح ہے اس لئے  
 حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر علم غیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور راستی دلیل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز  
 ہو تو خالق اور رازق وغیرہ بتاوا میں اسناد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہو گا کیونکہ آپ اچھا اور بھلا سے  
 عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا ہیچے، لکن وجود یعنی مطلع کتنا بھی درست ہو گا اور جو طرح آپ پر علم غیب کا  
 اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا، سبب دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے  
 بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بمعنی الثانی بواسطہ الہیالی کے لئے ثابت نہیں ہو سکتا اگرچہ بہن میں معنی ثانی  
 کو عام کر کے کوئی کتا چتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر علم غیب آپ اذین تعالیٰ شانہ۔ ثابت ہے۔  
 اور خود (مستند) تو کیا اس کلام کو نہ سے نکالنے کی کوئی مائل مستندین اجمارت و بنا گوار اگر کتاب اس بنا پر  
 تو باوجود اذین کی حمایت ہو وہ عدائیں بھی غلات شریعہ نہ ہوگی تو ضعیف کیا ہو یا جو کمال کمال ہو کہ جب چاہا  
 بنایا جب چاہا اشد و باہر کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا علم کیا جاتا اگر بقرآن صحیح جو تو راف غیب  
 راہ ہے کہ اس غیب مراد بعض غیب ہے، بل غیب کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا  
 تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہم و مجنون بلکہ جمیع حیوانات ہمارے کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ  
 ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو علم غیب کہا جاوے  
 پھر اگر یہ اس کا التزام کرے کہ اس میں سب کو علم غیب کہہ دیا تو پھر علم غیب کو خود کلمات نبویہ ہمارے کیا  
 جاتا ہے جن مرتب ہوں بلکہ انسان کی بھی خصوصیت ہو وہ کلمات نبوت سے سب ہر کتا دوا در تمام ہوتا  
 جاتا ہے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام موم غیب مراد ہیں اس طرح کہ کسی ایک فرد بھی  
 خارج دہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے لائل علیہ شیار میں خود قرآن مجید میں آپ سے  
 نفی کرنا علم غیب کی آج و لو کہنت اعلو الغیب کا کثرت من الخیر میں نہ لکھا کہ آپ علم غیب نہایت  
 کی اور بہت سے علوم کی نقلی صاف صاف مذکور ہے امارت میں ہزاروں اوقات آپ کے کتبہ بآل راز

حفظ الایمان صفحہ ۱۷۱ اصل نوٹو

مولوی خلیل احمد امجدی  
 دیوبندی علماء حضور علیہ السلام کے استاذ ہیں دیوبندی نے لکھا ہے کہ۔  
 "ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو  
 آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی، آپ تو  
 عربی ہیں! فرمایا کہ جب سے علماء مدر دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان  
 آگئی" (دراہن قاطعہ ص ۲۶ مطبوعہ دیوبند) لے  
 دیوبندی وہابی تو حضور کے استاد بن رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا وَبِلِسَانٍ قَوْمِهِ - (سپ ۱۳۴) زبان میں بھیجا۔  
 اور ہم نے ہر رسول اُس کی قوم ہی کی

شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے نبی پاک کا علم ثابت نہیں  
 مولوی خلیل احمد امجدی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:-

"خود کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا  
 فخر عالم کو اختلاف خصوص قطعی کے بلا دلیل عقلی قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک  
 نہیں تو کون سا ایمان کا حق ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے  
 ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے"  
 (دراہن قاطعہ ص ۵۲ مطبوعہ دیوبند) لے

دیوبندی وہابی مولوی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کے علم کے لیے  
 نص موجود ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک کے لیے نص نہیں۔  
 بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَعَلَّمَكَ مَا لَوْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا - (سپ ۱۳۴)  
 اور تیرے کما دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

لے براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل نوٹو صفحہ ۶۴ پر دیکھئے۔  
 ص ۵۱ کا اصل نوٹو صفحہ ۶۸ پر دیکھئے۔





اور کھوکھلی ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سوجھنے پر تائب ہونے کی ہڈی اور کھوکھلی ہڈی ہے اور قاضی شہار الشرف  
 نے ذکر علیہ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کہ جبریل علیہ السلام منہ سے اس میں بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 بیان کیا کہ ایسا کھوکھلی نہیں ہے بلکہ ایسا دیوں کی طرح ہے جو تیرہ ہزار سال تک زندہ رہے گا اور پھر اس میں سے  
 کہ وہ خود ہی اپنے کو سجدہ پہنچائے ان احادیث کو مسلم ہو کہ ملک الموت ہر جگہ ہر طرف ہر جگہ ملک الموت علیہ السلام تو ایک کڑی شہرہ منقولہ  
 ہے دیکھو شہیدان جو گروہ ہے۔ دھنکار کے مسائل اندر میں لکھا ہے کہ شیطان اور کافروں کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور رات کو بیٹا  
 آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان اپنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جبکہ شہرہ سے بچا  
 بعد اس کے لکھا ہے واقعہ علی غلطی کہ انھوں نے غلطی سے نقل کیا ہے یعنی انھوں نے شیطان کو اس بات تک قدرت و ہمت  
 جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا اتنی کامیابی ہم کو بھی حاصل ہے کی مثال یہ ہے کوئی آدمی مشرق و مغرب  
 آبادی و دنیا کی گریز کہ جہاں چاہے وہاں موجود ہو اور وہاں کو بھی یا وہاں چاہے وہاں چاہے کہ ایک جائزہ ہو جو ہے اور ایک  
 سب جگہ موجود ہوتا ہے تو وہی جگہ ہے جگہ جو ہر جگہ ہے کہ اس نے جانے کہ ہر جگہ موجود ہے اور کون کون سی جگہ ہے اور کون کون سی جگہ ہے  
 پیدا کر کے پس پشت اپنا تائب ہو کر اس سے ہمت و قدرت خود پر بنایا اور ملک الموت اللہ تعالیٰ کا جو یہ دست علم دی ہر اس کا ملک شہار  
 اور خصوص قلعہ سے معلوم ہو اب اس پر کسی فضل کو قیاس کر کے اس میں بھی شہار یا زاناس منسل سے ثابت کرنا کسی مانتی میں کام  
 کام نہیں بلکہ آقا تعالیٰ کے مسائل قیاسی نہیں کو قیاسی ثابت ہو جائیں بلکہ نقلی ہیں تعلیمات انھیں ثابت ہوتا ہے کو جو جو ملک  
 یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مولف تعلیمات اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کو ایک قیاس  
 خاص سے عقیدہ خلق کا گروہ کیا ہے کہ ملک قابل التفات ہوگا۔ اور ذکر ان حدیثوں کے خلاف ثابت ہو جس اس کا خلاف کر سکے  
 قبل ہر مسئلہ بلکہ یہ قول ہوا کہ اگر وہ خود کا خود غرض عالم علیہ السلام ہوتا ہے جس حدیث اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اور شیخ  
 عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ جو کہ در اس کے پیچھے کا بھی علم نہیں بلکہ جس کا مسئلہ ہی جو ان کے ذہن کو گھبراہٹ دے گا کہ ان کی تعلیمات  
 ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود کو کافر بھی شیطان کو قیاس میں تو مولف سب مہرام میں سبب فضیلت کے  
 شیطان کو نیا دہ نہیں تو اس کی ہر ہر قول غیب پر ہم خود ثابت کر دیوے اور مولف خود اپنے ذہن میں تو سب بڑا اکل اللہ تعالیٰ کو شیطان سے  
 مزبور فضل ہو کہ علم شیطان ہوگا معاذ اللہ مولف کے ایسے جس پر غیب ہی ہوتا ہے اور وہ بھی ہوتا ہے کہ کسی ناواقف یا سبب  
 مکان اس قدر دور از قلم و قریب حاصل ہو کہ اگرچہ شیطان نہ ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم دین کا فخر عالم کو موقوف نہ ہو  
 کے مولف بعض قیاس ناسخ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ شیطان و ملک الموت کو سبب لغت و ثابت  
 ہونے پر فخر مانگی دست لگانی کسی نفس نفس ہے کہ جس سے تمام نصوص کھدو کر کہیں شرک ثابت کرنا ہے اور فاسد کی تعریف کبھی  
 منقول ہو چکا ہو کہ بے ہمتی ہی عقیدہ ہی ہفتا کی مگر فہم سے اشارہ شہرہ ہر دست و دہم خاص ہی قتل کے علم کا ہو  
 کہ اس کا علم حقیقی ہے کہ جس کا لازم اس کا دل شہار کا ہے اور تمام مخلوق کا علم ہر ہر لائی کہ قدر ملک حق قتل کی طرف سے مستعد ہو

مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والیخات مولوی قاسم صاحب نانوتوی رقمطراز ہیں۔

**امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ بھی جاتے ہیں** | انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی میں نہ

ہوتے ہیں باقی راجل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر امتی مساوی برابر ہو جاتے ہیں مگر امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں

(تحدیر الناس ص ۵ مطبوعہ دیوبند) لکھ

**ختم نبوت کا انکار** | مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی غایت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کی اور زمانہ میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے گا

(تحدیر الناس ص ۵ مطبوعہ دیوبند) لکھ

مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو غایت محمدی میں فرق نہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْهُمْ قَبْلَ هَؤُلَاءِ لَئِنْ رَجَعْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَىٰ رَبِّكُمْ لَنَجْذِبَنَّكُمْ لَئِذَا كُنْتُمْ أَهْلًا لَّيْسَ بِكُمْ عِلَاقٌ

مگر ان کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں

قاری فیہ کرام! مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والیخات نانوتوی صاحب کی گل فشانی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

مگر نانوتوی صاحب امتی کو عمل میں نبی کے برابر حتیٰ کہ بڑھا بھی دے نہیں یہ ہے ان کے قاسم العلوم والیخات کی علمی قابلیت۔ پھر ص ۵ پر کس حسین انداز سے مرزا قادیانی کی دہائی فرمائی ہے

یہی وجہ ہے کہ مرزا نانوتوی صاحب کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام پر رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اس بنا پر اگر مرزائی ساز نانوتوی صاحب کو کہہ دیا جائے تو کوئی بحث نہیں



الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب منافع كثيرة  
مؤلفه جناب مولانا محمد قاسم صاحب  
مراۃ ناوتی منزل البیاس در موضع اثر ابن عباس

مسمی بہ

# تخیز الناس

بہتنگ

مولوی محمد طیب مولوی محمد طاہر صاحبان بالکان  
قاری پشین بند میں طبع ہوا

تعمیر الناس کا صفحہ نمائش

کراس کے ساتھ یہی اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کلمات علمی میں نہ نہیں اندیش کماست ذوں تعقل  
ل دو کمالوں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور بار مدح کل نہیں دو باتو نیز  
سے چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء اور  
صالحین جن میں سے انبیاء اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کا کمال عملی  
انبیاء کو تو منبع علوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھنے اور شہداء کو منبع العمل اور فاعل  
اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے دلیل اس دعویٰ کی یہ کہ انبیاء اپنی اسست اگر متنازع  
ہوتے ہیں تو علوم ہی میں متنازع ہوتے ہیں باقی رہا عمل ہمیں بسا اوقات ہنگامہ ہستی مساوی ہو جاتے  
بلکہ برہم جاتے ہیں اور کثرت عمل اور بہت میں انبیاء راہمتوں کو زیادہ بھی ہوں تو یہ معنی ہوئے کہ مقام  
شہادت اور وصف شہادت بھی انکو حاصل ہو کر کوئی علقب ہوتا ہو تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ  
علقب ہوتا کہ مرزا جان بانا صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب  
چاروں صاحب باجمعین الفقہ والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری  
میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں وجہ اس کی یہی  
ہوئی کہ ان کے علم پر تو ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کے علم سے بڑھا  
علم بیان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سوا انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ عمل  
اور بہت اور قوت اور دوس کے عمل اور بہت اور قوت کو غالب ہو بہر حال علم میں انبیاء اور دوس  
سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہے جیساکہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی  
ہے چنانچہ بناؤر صدق بھی ماخذ اوصاف مذکور ہے اس بات پر شائبہ ہے یا خود غیر کہہتے ہیں  
جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے ہے نبوت اور صدیقیت  
میں وہی فرق فاعلیت اور قابلیت ہے جو آداب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ  
حدیث مرفوعہ قولی مسکا یہ سلاطین کہ جو میرے سینہ میں خلتے والا تھا میں نے ابو بکرؓ کی سینہ  
میں ڈال دیا اس پر شاہ ہے مگر جیسے نبی کو نبی اس سے کہتے ہیں کہ خبردار یا خبردار کہ نبی والا ہوتا ہے

انکار میں نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم تھا اقرار میں کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات  
 زمین کی اگر لاکھ لاکھ اور بیچے اسی طرح اندیشہ نہیں تسلیم کریں تو میں تمہارے ہوں کہ انکار کا  
 زیادہ اس قرار میں کچھ دقت نہ ہوگی کسی آیت کا تقاضا نہ کسی حدیث سے معارضہ نہ اثر  
 معلوم میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں اسوجہ انکار اثر مذکور پر اور جو صحیح حدیث یہ جرات کا  
 تو اقرار باطنی مانعہ از مسیح میں تو کچھ ضروری نہیں علاوہ برتر تقدیر خاتمت زمانی انکار اثر مذکور  
 میں تقدیر صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص  
 حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اس کے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ایسی شہر آباد کیا جائے تو اس میں  
 بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے  
 افراد کی فضیلت و حاکم افضل شہر اول کے حکومت یا فضیلت میں کچھ کمی نہ آجائے گا اور اگر  
 دوسرے تسلیم اندیشہ زمین کے و مانگے آدم دلوں و غیرہ علیہم السلام و غیرہ سے زیادہ سابق میں ہو  
 تو بعد حاکمیت کلی بھی آپ کی خاتمت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا بعد ازاں کے محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے سات بات میں کچھ حجت کیجئے، ہاں اگر خاتمت یعنی اوصاف ذاتی و وصف نبوی جیسا  
 اس شخص پر ان کے عرض کیا ہو، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود  
 و اطلاق میں شامل نہ ہو صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد  
 خارج ہو کر آپ کی فضیلت ثابت ہوگی، افراد مقرر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہوگی  
 بلکہ اگر ان فرض بعد از نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بھی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق  
 نہ آئے گا چنانچہ آپ کے معاصر کسی اندیشہ میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اندیشہ ہی ہو کر گیا  
 چلتے، بالکل ثبوت اثر مذکور ثابت ثابت خاتمتی معارض و مخالف خاتم انہیں نہیں جو یوں  
 کہا جائے کہ اگر خدا نے مخالف مولا ثقات سے لدا اس کے بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ حسب عدم  
 سکون اثر اس اثر میں کوئی علت فاعلہ بھی نہیں جو اسی ملاء سے انکار حجت کیجئے، کیونکہ اولی الامر  
 رہیں کہ اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہو کہ کسی کوئی علت فاعلہ خیرہ قادر نہ ہو پھر  
 دوسرے شہود تھا تو ہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم انہیں ہے لہذا علت حق تبارہ ہی تھی اگر کوئی آیت  
 حدیث سے ملتی جس سے سوات کہ زیادہ زمین کا ہونا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا یا ہونا  
 تو کہہ سکتے تھے کہ جو شہود یہ ہو مگر ایک جگہ کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ دیکھی ہے پیش کی  
 علیٰ ہذا التماس معنون علت قادر کو خیال فرمائیے۔ آج تک سوائے مخالفت معنون مذکور

# نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے کے خیال سے بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلدین و پایوں کے مجدد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ  
 از دوسرے زنا خیال جماعت ترویج خود بہتر است و صرف ہمت بوسے شیخ و امثال  
 آن در مقلدین گرجاں رسالتاں باشند بچندین مرتبہ بدتر از مستغراق در صورت  
 گمان خود است (نماز میں) زمانہ کے دوسرے سے اپنی پوری کی جماعت کا خیال بہتر ہے  
 اور شیخ یا کسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتاں ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کہ  
 گدھا اپنے بل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔  
 صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۵۱ دہلوی صفحہ ۱۵۱

ناظرین کرام! اگر محمد ثنیں علیہم الرحمة تو تحریر فرمائیں کہ نماز میں التحیات میں جب  
 سلام علیک ایتھا اللہ سبحی کہیں تو اس انداز سے کہیں کہ بالمشافہ نبی پاک صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہے ہیں۔ دیکھتے فتح الباری، عمدۃ القاری  
 شیعۃ اللغات، میزان کبر لے وغیرہم۔  
 مگر وہاں یہ نہیں کہہ سکتے۔ زنا اور جماع جیسے الفاظ سے بھی محبوب خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو بُرا قرار دے رہے ہیں۔ جو کہ کسی مومن کے تصور میں بھی  
 نہیں آسکتا۔

اس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے!  
 مولانا حسن میان علیہ الرحمة نے اسی لیے فرمایا ہے۔

یا فرستہ ہونا زوں میں خیال اُن کا بُرا اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافات تیری



# صراط مستقیم

فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی

جمع و ترتیب

• سید محمد اسماعیل شہید عبد الرحیم

• مولانا عبدالحی بدھانوی علیہ الرحمہ

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

صراط مستقیم کا صفحہ نمائش

عقل ہی شد بلکہ آنحضرت کلمات نماز سیکرہ دربر کران میرزا محمد مہات حضرت حق و دل ایشان پر وہ خطا  
 کسی کہ خود متوجہ تہذیب دینی از امور دنیایہ و تہذیب شرعیہ برکات نظام مشکف میشود سید ذری مشقت ظلمات  
 بعضیها فوق بعض از سوسے ناخانی جو است و خود بہرست صرف بہت بسوی شیخ و اسالان  
 از نسلین جو جناب سالت آب باشد بچندین مرتبہ ہزار ہستراق از صوبت گاؤں خود بہت کہ خیال آن  
 با تقسیم و جلال بسوی دل انسان بچندین خلاف خیال و فکر نہ اندر چسپیگی ہی بود و تہذیب علم  
 و فہمی ہمدان تقسیم و جلال غریکہ دماغ لغو و مختصر میشود بشرک کشیدہ با محو منظور بیان غایت آب و ہوا  
 است آسانرا بکہ آگاہ شد ہرچہ باقی از قصہ خسری حق بگویم بکہ در عرض میں تقسیم علاج میں غل  
 است برضیہ فہم ہر کس تا کس بان سہم اگر سوسے قبل تقسیم ترین سادہ دیں خود با انجامی تمام مکتبہ  
 ہر چند ہر چیز نہ بنفس آبی بہت میکن بعض چیز اسباب ہری چندان دخل نہ دہد و حصول آن بہ فضل  
 انہی بہت ہس ہمیں تقسیم بہت فیض این سوسے از بہت شیخ خود عرض نماید بکہ اگر شدہ زدی اناترین کار  
 است ہر دہری منید تر شاید آگاہ سازد و دماغ خود کردہ اگر سوسے صرف نفس از طرف شیطان سواد و ستر  
 مذکور بہت ہس عداوت آن بہت کہ اگر شلہ در عرض لہر شش آہ و بعد از فراغ از عرض سنت و طہارت نہائی کہ  
 چند ایک و سوسے بچند و شانزدہ کہت بخواند اگر تمام کہات خیالات مستندہ بود و اگر تمام کہات خیالات  
 نہاندہ بعض بعضو روحانی از خیالات گزرا نیندہ و بعض آن ملوث با لودگی خیالات گشتہ ہس علی ہر کہات  
 کہ در آن سوسے شدہ چہار کہت مغرورہ نرہ و بحساب آن بگرداند و مذاکرہ نماز عصر بعد مغرب کند و مذاکرہ نماز  
 صبح علی ہر کہات عشا و مذکور بعد طلوع آفتاب کند تا نفس شمع نشود و چون علی ہر نفس شش بہت  
 اہستہ از آن بزرگواری خود را باز خواہد بہت چونکہ نفس در کار ہی نہا بود مشکل ہی بسیار ہی آوردہ لذات نفس  
 مکارا فانتان بتریدہ دارم انون خواہش او بہ سبب شمع بوی رسانیدن عمل آورد و اگر تہذیب و تہذیب  
 تسویل نفسانی یا شیطانی تھا شود صبح آن فزودہ دارد و اگر روزہ علی از غلات شریعی نفس شش ہی مذکور  
 کار آمد تہذیب آن شب بیلدی بہر شب بآن ذرہ بہرست بہت بسیار شیطان چہ انما خود را پس مشیہ  
 نفس را شریک نمی دی سازد و مانی و تہذیب تہذیب نفس و شیطان ہر دو از شرارت باہمی مانند کہ

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۷ کا اصل فوٹو

مدعا کا لادینا غلط لوگوں کے غلط فہمی کے مخالف ہے اور خود بخود مسائل کا دل میں آجانا اور ارجح اور فرشتوں کا کشف ان فائزہ غلطیوں میں سے ہے جو حضور حق میں مستغرق باخلاص و کمال کو نہایت گہرا خیال کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مثال کے موقع پر ختم ہو گیا ہے اور ان کی نماز بھی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ انہوں کے سامنے آگیا ہے۔

ہاں حاجتوں کی وہ دعائیں جو بالکل نازی سے ہر روز گارے نیا نیا کی بارگاہ میں حاجت روائی کے معاصر ہونے کے اعتقاد کے باعث صحیح نمازیں صادر ہوتی ہیں اسی تہیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح و سوسلا اور ناز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ناز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قدر سے مغرور ہو کر اپنی ناز کو تباہ نہ کرنا چاہیے۔

کار پا کاں عاتقاس از خود نگیر

یعنی ہاں لوگوں کے کاموں کو اپنے اور قلماس نہ کرنا اگرچہ فیہ طیر و دھف لیکن میں ایک ہیں،

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کھنٹی کے گوشے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بلا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی ناز میں غلط آواز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی ناز کے کمال کرنے کا ذریعہ ہوجاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈال جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں معتقد ہے

ظَلَمْتُ بَعْدَ مَا كُنْتُ بِغَضٍ

اندر میرے میں جو سپرد میں بغض سے بغض رہا ہے۔

زمانے دوسرے ایجنسی کی جماعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت آپ ہی ہوں اپنی محبت کو دیکھنا اپنے جیل اور گھر سے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بہتر ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چبھ جاتا ہے اور سبلی اور گہرے کے خیال کو نہ تو اس قدر چھپائی جاتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیرانہ ذلیل ہوتا ہے اور غریبی کی تدبیر اور زندگی جو ناز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظ غیر محقق یا محکم کی بڑھیا کا قول کہنا

اہل بیت مکتب فکر کے مولوی حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنی جماعت کے مولوی شہار اللہ امرتسری کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے امرتسری کا عقیدہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ "مکمل قدر دہریہ کے کلمے ہیں مگر انہی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محکم کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں"

(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ ص ۲۶)

قتاتین کرام! یہ کسی اہل سنت و جماعت کے عالم کی تحریر نہیں ہے بلکہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے محدث روپڑی کی تحریر ہے جس میں سردار اہل حدیث مولوی شہار اللہ امرتسری کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

اب ہے کوئی اہل حدیث عالم جو "مرد حقانی" ہو۔ اور مولوی شہار اللہ امرتسری سے اپنی بیزار ی اور لاطعلقی کا اظہار کرے، ایسا کوئی نہیں۔

منکرین حدیث کو بھی ایسے الفاظ کہنے کی آج تک جرأت نہیں ہوتی جو کہ سردار اہل حدیث کا نظریہ اور عندیہ ہے۔

ماجد علیہ الرحمۃ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا۔

مگر اہلی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہ ہابیت پھر خیریت، نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ (آزاد کی کہانی ص ۳۸)



عظمت سے آواز کرتا ہے جیسے سوار کے ساتھ بالالان آواز کرتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش میں ہے تو انزلنا جبارا ان الله خلق العرش فاستوى عليه فهو فوق العرش یعنی تو ان کے ساتھ احوال آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر بیٹھا ہو گیا پس وہ عرش پر ہے۔  
دیکھئے موش کا مسئلہ کتنا اہم ہے مگر مولوی شاد اللہ مستزاد اور خیرہ کی طرح تاویل کر رہے ہیں۔

اسی طرح داخذن سبیلہ فی البحر صربا کی تفسیر میں لکھتے ہیں شقا کا سبب الحوت، سبھا طبعیاد یعنی مجھل جیسے طبعی طور پر ترقی ہے ویسے پیری زمین اس کے تیرنے سے پانی میں سرنگ نہیں بنی، اسی واسطے داخذن سبیلہ فی البحر مجھا کی تفسیر میں لکھتے ہیں تعجب یو شیع من سرعہ یعنی پوشع سے مجھل کی تیز رفتاری سے تعجب کیا، حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وجہ سے تعجب ہوا تھا۔ نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ مجھل تک لگی ہوئی یعنی تھی اور ذکر ہے کہ زکریا کے ساتھ لے گئے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مردہ تھی حضرت علیہ السلام کی جگہ پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئی۔ مولوی شاد اللہ اس سے صاف انکاری ہیں۔

چنانچہ ترک اسلام طبع اہل حدیث امر سر کے مسئلہ میں دہرم پال اور کرم خاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بتلایئے اس روایت میں بھی ہوئی کس نفل کا ترجمہ ہے؟ پھر آگے جگہ مسئلہ میں لکھتے ہیں حضرت موسیٰ کو جب سفر کو چلے تو خدا کے حکم سے ایک بچہ کو پانی کے بہن میں رکھ دیا۔

پھر اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں اسل میں آپ بھی معذور ہیں قرآن شریف کو قرآن کی اسل زبان میں تو بیڑا نہیں سولی اگر بی یا اردو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق واعظ یا محد کی کسی بڑی سیاسے سن بیا کر مجھل بھی ہوئی تھی؟ انہوں ناظرین خیال فرمائیں کہ کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گو یا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محد کی کسی بڑی سیاسے مقلد بتاتے ہیں معاذ اللہ یہ چند سطریں بطور مشتے نمونہ از خردائے ہم نے لکھیں ہیں اس قسم کی کئی کئی جگہیں ہیں جہاں مولوی شاد اللہ نے سلف بلکہ حدیث کے خلاف تفسیر کی ہے جن میں

شیطان نبی پاک کی شکل میں اگر مدد کرتا ہے درو بندوں اور دہریوں کا

”فرشتے حرکت میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں، البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں، چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، حضرت ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلان شیخ طریقت ہوں“ کتاب الوسیلہ ص ۱۸۱  
لیکن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:-

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمِثُّ شَيْئًا صَوْرَةً شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔  
بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۸۱

انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور زسراں ہیں

درو بندی غیر مقلد ائمہ ہیں بلکہ جماعت اور جماعت اسلامی کے نزدیک متفقہ جحد و ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:-

”ملاحک و انبیاء میں ویسے ہی خدا کے بند سے ہیں جیسے کہ تم خود ہو، اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں اور زسراں ہیں جس طرح تم خود ہو“ کتاب الوسیلہ ص ۱۸۲

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:-  
وَكَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور بے شک قریب ہے کہ تم ہار دے تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔  
(پتہ ۱۸)

۱۔ الوسیلہ صفحہ ۴۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۲ پر دیکھئے۔

۲۔ الوسیلہ صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۳ پر دیکھئے۔

## انبیاء کرام علیہ السلام کی قبور مبارک سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ ہی لکھتے ہیں کہ  
قبر کو بت بنانا شرک کی ابتداء ہے۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں  
کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جیسے وہ مردہ کی  
کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں  
کیں۔ معاف کیا۔ اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی  
پیش آ سکتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے  
بھیس میں ظاہر ہو کر مکرو فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا  
فلاں شیخ ہوں۔ (کتاب الوسیلہ ص ۵۷) لہ

قارئین کرام: دیوبندی غیر مقلدین۔ جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے  
متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے کس بیباکی سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت  
اور رفعت پر حملہ کیا ہے۔ ابن تیمیہ کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام  
کی قبور مبارک سے آوازیں آنا شیطان کی چال ہے۔ تو پھر بتائیں کہ خلیفہ  
اول ستین ابوبکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال مبارک پر صحابہ کرام نے  
روضہ نور سے جو آواز سنی اور صل الحبیب الی الحبیب وہ کس آواز  
سمجھ کر انہوں نے پہلو تے مصطفیٰ میں ان کو دفن کیا۔

اردو ترجمہ کتاب

## الوسیلہ

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اعداد و تقدیم

احسان الہی ظہیر



این کتاب از جانب شیخ الاسلام ابن تیمیہ

الوسیلہ کا سفر نامہ



قَالُوا شَهِدْنَا إِنَّكَ رَكِبْتَ الْكِبْرِيَاءَ  
دُونَ هَذِهِ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْكَلْبَ  
أَكْثَرًا مِنْكُمْ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(سبا: ۳۰)

تھے! کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو دل ہے  
ان سے ہمارا تعلق نہیں بیکرے لوگ جنوں کی عبادت  
کرتے تھے اکثر ان میں کے انہیں کو مانتے تھے۔

فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں  
البتہ سفیاض میں بھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں چنانچہ  
وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر کہیں کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں  
کسی ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ یا انہوں شیخ طریقت ہوں،  
اور بھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی، فلاں شیخ یا خضر ہے، حالانکہ وہ  
سب کے سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ بنات  
بھی انسانوں کے مانند ہیں، ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم، باغی اور باہمی ہیں جب کہ دوسرے  
مسلمان، صالح، عبادت گزار اور طبع و فرائض پر ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی  
شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا ادب و عبادت چاہتے ہیں، اور جنہوں میں دکھاؤ دیتے  
ہیں، اور دیگر لوگ کھانے پینے کی چیزیں دیتے، اسلئے بتاتے اور مستقبل میں خوش آنے والے  
واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور یقین کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ  
یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف ایک جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کیونکہ ملائکہ  
شرک، بہستان اور فلانیان عظم میں کسی کی امداد نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ اِذَا عَزَا اَكْبَرُ اَلَّذِيْنَ دَعَفْتُمْ عَنْ ذُرِّيَّتِهِ  
لَا يَسْتَعِيْذُوْنَ كَشَفَتِ السُّيْرَةَ عَنْكُمْ وَ لَا  
يَعْرِضُوْنَ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَتَّبِعُوْنَ  
رَاٰى اَوْ يَلْمِزُ اَلرَّسُوْلَ اَيُّهَا اَقْرَبُ كِيْرٍ حُوْنٍ  
رَّحْمَتُهُ وَ يَحَاوِرُ عَذَابِيْهِ ۝ اِنَّ  
عَذَابَ رَّحْمَتِيْ

تو کہہ کہ اللہ کے سوا اسی لوگوں کو تم اختیار والے  
کہتے ہو ان کو پکارو پھر دو تم سے تکلیف  
نہ دو کہ سب کے اور نہ پھر سب کے جن  
لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے  
ہو مددگار کے پاس قرب پاتے تھے۔ کہ لوگوں  
زیادہ مقرب ہے، اور اس کی رحمت کی امید  
رکھتے تھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے  
تھے تیرے پروردگار کا عذاب دائمی ڈرتے

كَانَ لِحَدَثِهَا ۝

کی چیز ہے۔

(یوسف: ۵۶)

آیت مجملہ بالو کی تفسیر میں سلف کی ایک جماعت کا قول ہے کہ بعض اقوام فرشتوں اور نبیوں  
شفا عزیزہ دیکھنے کو پکارتی تھیں، لہذا اللہ تعالیٰ نے سرسرایا کر ملا کر دیا اور بھی دیکھے جن خدا  
بند ہیں جسے کہ تم خود ہو اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اندہ اس کے عذاب سے  
اسی طرح لرزاؤں و ترساؤں میں جس طرح تم خود ہو پھر عدا کو چھوڑ کر کیوں ان کی پرستش کرتے ہو؟  
یہ شرک کہیں یوں کہتے ہیں ہم ملائکہ و انبیاء کی  
قبروں، بتوں اور تصویروں کو پکارتا

قدیرہ سے معنی ان کی شفاعت چاہتے ہیں اور اس نیت سے ان کے مرادوں پر عاجزی دیتے ہیں یہی  
تصویریں اور بت تو ان سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ ان عظیم شخصیتوں اور ان کے کارناموں کی  
یاد دلا دے، ہم تعذر اور اہتمام سے خطاب نہیں کرتے بلکہ ان بزرگوں سے خطاب کرتے ہیں  
جن کے بہت دور تصویریں ہیں۔ چنانچہ یہ شرک لوگ ان کی جناب میں سر نیاز جھکا کر دونو استغاثیں  
گوارتے ہیں اور استغاثی کرتے ہیں کہ یا شیخ، یا پیر، اسے بطرس ہماری اسے نیک مریم، یا ابراہیم  
خیل اللہ، یا موسیٰ حکیم اللہ وغیرہ وغیرہ اپنے فغا سے میری سفارش کیجئے، میری بخشش کی دعا  
فرمائیے، کہیں قبروں پر جا کر اسی طرح کی دعا مانگیں یا تعداد کو ان کی قبر پر ہی جس طرح مخاطب کر کے  
پکاریں کرنے لگ جاتے تو یاد ہو جو وہ ہیں۔ ان کی دعا مانگنا جائز ہے۔ رہے ہیں۔ پھر ان کی  
دعائیں میں قصیدے پڑھتے ہیں جن میں ہوتا ہے ۱۶ سے میرے آقا! میں تیرے فریادیں پکارتی  
پناہ میں ہوں..... اللہ سے میرے لیے شفاعت کیجئے، دعا کیجئے کہ میں دشمن  
پر غلبہ حاصل ہو، مصیبت دور ہو، حاجی سے سیرا سولل ہے، حاجی سے میری فریاد ہے اپنے  
بند سے کو عزم نہ لو..... ان مشرکوں کی بخل سے بھی جو قرآن سے اسلئے شرک پر دلیل لاتے ہیں کہ  
دَعَا اَكْثَرُ اِذْ عَلَّمُوْا اَنْفُسَهُمْ  
يَحَاوِرُ اُولَئِكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَ  
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَلرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ ا  
اللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

(النساء: ۶۴)

**مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور** | اس رائے پر کفر و ضلالت کا جس قدر معیار ہے، اسی صاحب غرور سے پرشیدہ نہیں

بلاشبہ جنوں کے نزدیک مشیاطین کا جو کچھ تعریف نظر ہوتا ہے، انھوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب ہے۔ قبر کو بہت جانا، شرک کی ابتداء ہے، اس سے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آواز میں سنا لی دیتی ہیں، عورتیں دکھائی دیتی ہیں، کوئی عجیب و غریب تعریف نظر آتا ہے جیسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کہیں دکھائی دیتا ہے کہ قبر شکن ہو گئی، مردہ باہر نکلا آیا، بائیں کیس سے نکلے گا، اس طرح کی چیزیں، انھیں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں، اگرچہ انھیں دیکھنا چاہئے کہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے ہمیں میں ظہور ہوا کہ گریب کا لڑتے دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں غلوں میں یا غلوں میں رہتا ہوں۔

اس بارے میں متعدد واقعات مشہور ہیں جن کی تفصیل کے لیے یہاں گنجائش نہیں۔ جاہل سمجھتا ہے کہ قبر سے نکلا، بائیں کیس سے نکلے گا، بدلتے ہوئے، انہی یا دلی تھا، لیکن ہمیں کاش جانتا ہے کہ وہ شیطان تھا جو گمراہ کرنے کے لیے آیا تھا۔

**جنات کو دور کرنے کا طریقہ** | اس قسم کے واقعات کی اعلیٰ معلوم کرنے کی پند

کرسے، اگر شیطان سے فوراً غائب ہو جائے گا یا زمین میں دفن جائے گا، اگر مبالغہ انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن کو لاکھوں آیتوں کے ساتھ سے کوئی گمراہ نہیں پہنچ سکے گا، بلکہ اس سے جنات شیطان ہی کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا: جب سوئے ہو تو اگر کسی پرچہ یا کتاب خدا محفوظ رہے اور شیطان تریب نہ پہنچے، مگر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں لکھ کر کہہ دیا کہ: یا رب کہ شیطان سے اللہ کی پناہ۔ لکھ کر مشیاطین انھیں کو بھی دیکھ دیتے، ان کی عبادت میں حصہ ڈالنے کی کوششیں کیا کرتے تھے۔

**نبی کریمؐ کا جنات سے مقابلہ** | چنانچہ جو نبی کریمؐ پر ایک دفعہ جنات میں ہوئے تھے جیسا کہ ہوا، اس حیرت انگیز واقعہ سے کہ ایک شخص

نے عبدالرحمن بن سہل سے دریافت کیا کہ جب مشیاطین نے شرارت کی تو نبیؐ نے کس نے کیا کیا تھا؟ کہا پہاڑ کی گھاٹی میں سے مشیاطین آپؐ پر ٹوٹ پڑے، ایک شیطان کے اندر میں ہوتا ہوا ہوا شعلہ تھا اور آپؐ کو جلاؤ لانا پاتا تھا، آپؐ خوف زدہ ہو گئے، مگر فوراً ہر نبیؐ آگئے اور کہنے

**کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں** | الحدیث حضرات کے میاں نذیر حسین دہلوی

وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۱ مطبوعہ دہلی) لہ قارئین کے سامنے اس سے بڑھ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

**نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر سیدہ عاتشہ رضی اللہ عنہا کی متعلق یقینی**

غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے بارہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم قیاس شریف کے اعتراض اور سیدہ عاتشہ رضی اللہ عنہا کی عاتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عبادت پاکیزگی اور عفت و انصاف پر شک کا عقیدہ رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہؓ پر اذھا ایک مدت تک رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برأت سے لیکر رضی اللہ عنہا میں رہا۔

اور قلب مبارک سے شک و ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات

برأت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا۔ جب آیات برأت

نازل ہوئیں تب یقین ہوا۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۱ مطبوعہ دہلی) لہ

قارئین کرام! اخیر مقلدین جو اپنے تئیں اہل حدیث کہلاتے ہیں انھیں نام نہاد محدث میاں نذیر حسین صاحب

دہلوی کی عبارت پر انصاف پسند حضرات بار بار غور فرمائیں کہ کس جرأت اور دلیری سے

اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔ آج اگر

کسی عالم دین کی والدہ کے متعلق کوئی اس قسم کے شبہات کا ذکر کرے تو ایک طوفان برپا ہو جائے۔





استقامت غیر اللہ سے کرنا اور ایسے افعال شرکیہ بوجہ کام تکبیر ہونا طریقہ مشرکین کا ہے  
کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری عزوجل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی نبی یا ولی  
یا خیر یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے و فیلایات میں قرآن مجید و احادیث  
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور روایات فقہیہ کے اہل الایات کل لا یعلم من فی السموات  
والارض الغیب الا اللہ و ما یبصر من ایمان یؤمنون و من اھل من درجہ من دون اللہ من لا  
یستجب لہ الی یوم القیامت و ہم عن دعاہم غافلون۔ ولاتدع من دون اللہ لایغفک ولا  
یغفر فان خلست فاکاذن الذالکین۔ واما الاحادیث معنی حدیث الجاریات قالت احد من  
و شیخی یسلم ما فی غن الثقال و علی ہذہ و قولی الذی کنت تقولین و من عایشہ رحمہ قالت من انہ یکبر  
ان محمد امین یسلم الحق قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عنہ علم الساعة الآتیہ فقد اعلم الغریبہ رواہ  
مسلم۔ قال الثانی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری واما رسول اللہ ما یفعل  
فی الاکرام رواہ البخاری کذا فی مشکوٰۃ اور بخاری و مسلم بن حدیث الا انک مصرح ہے کہ جب منافقین  
نے بستان حضرت عائشہؓ پر باندھا اکٹھا تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام  
تحقیق برائت صدیقہ رضی اللہ عنہما میں اور تلب مبارک سے شک و شبہ کا من کے قبل از نزول  
آیات برائت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا جب آیات برائت نازل ہوئیں تب یقین  
ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر برج و علم اور اہتمام شان عاوض کیوں ہوتا نقص حدیث  
کا اس بات کے واسطے تزییر عریان ہے اور حدیثین بہت ہیں واما الروایات الفقہیہ  
قال الملّا علی قاری فی شرح الفقہ الاکبر علم اللہ ان الانبیاء و المرسلین لیسوا فی حدیث قولہ تعالیٰ قل لا  
یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ و قال فی البزازیہ و غیر ہاں کتب الفتاویٰ من قال  
ارواح الملائک حاضریہ لعلہم یغفرو قال الشیخ خزین بن سلیمان الحق فی رسالہ دس ظن ان المیت  
یتصرف فی الامر دون اللہ و اعتقد ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فلعلم ان علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
ازلی و ابدی و محیط بمکان و مایکون من جمیع الاشیاء و بقضیہا و قضاہا و جہا و اوقیر با و  
قلیہا و رسیہا و کبیرہا و لا یمیزج من عللہ و قادرہ شے لان اہل البعض و البعض و البعض من البعض نقص  
و اقتضا ہذہ و القیاس طاقۃ لعموم عللہ و شمول قدرۃ جمیع شے علیہ و ہو علی کل شے قادر  
پس یہ علم اور قدرت خاصہ ذات باری عالم الغیب قادر مطلق کا ہے اس میں شک و شبہ کرنا نبی کو  
یا ولی کو عین شرک ہے اور جہاں امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام کو کشفات ہوئے ہو  
موصیٰ ہستی و اعلام بالہام الہی ہو ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا یحیطون بشے من علم الا بما شاء و اللہ  
علم جو اعلام حق سبحانہ و تعالیٰ مقرران خاص الخاص کو ہوتا ہے ذات میں برائت علیہ الصلوٰۃ والسلام

روئے اطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے | حسین احمد صاحب مدنی جو کہ  
غیر مقلدین و ہابیہ کے بھی مدوح ہیں لکھتے ہیں کہ :-  
"وہابیہ سفر زیارت (مدینہ منورہ) کو زنا کے درجہ تک پہنچاتے ہیں :-  
(بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۱) سہ

### سرور کائنات علیہ السلام سے لاکھنی زیادہ نافع ہے

ہمارے ہاتھ کی لاکھنی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع  
دینے والی ہے ہم اس سے کتنے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات خیر و عالم صلی اللہ علیہ  
و سلم سے قریب بھی نہیں کر سکتے۔

(بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۱ سطر ۱ تا ۱۲) سہ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر آپ کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی  
ذات پاک سے بعد وفات کے (بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۱ سطر ۱۰) سہ

ناظرینے کام! وہابیوں کے ان عقائد کی نشاندہی مدوح الوہابیہ  
حسین احمد صاحب مدنی کے حوالہ سے درج کی گئی ہے جن کی غائبانہ  
نماز جنازہ اکابر غیر مقلدین اہل حدیث حضرات نے پڑھی تھی کیا کوئی مسلمان  
ایسے نظریات اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق زبان پر لا سکتا  
ہے۔ نف ہے وہابیوں پر۔

۱۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۱ پر دیکھئے۔

۲۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۲ پر دیکھئے۔



الحق مساجد ان کا مسئلہ ہے، بعض انہیں کے سفر زیارت کو ماذنہ تعالیٰ نے ان کے دہرہ کو پہنچانے میں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ صاحبو! ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح کو مخالف اس طائفہ بنانے کے ہیں وہ ہمیشہ سفر پرانے زیارت حضور اکرم علیہ السلام کو کئے رہتے ہیں من ۴۰ دوسرے بزرگی سے مخالف اور اس سرافنی کے ہمیشہ عامل ہیں ان جلاکار کو بار بار حضورِ حرمین کی فوت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ ہو سکے اور کوئی کہیں کہ محبت و عقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے دل و دہے میں سرایت کئے ہوئے ہے اور شراب اغلاص و عقیدہ سب صمدی علیہ السلام سے سرشار ہیں، کیونکہ مہر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگر یہ دولت سے بالائیل ہیں۔ مگر بقا سبھی اور قریب نظر سہری کے شب و روز تمہنی ہیں اور کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم علیہ السلام افضل استجابات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے جو حضرت مولانا ننگوئی رحمۃ اللہ علیہ زیدہ اف سبک مش میں تحریر فرماتے ہیں "ابن حمان نے کہ زیارت درختہ مطہرہ مسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل استجابات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب کھاسبی اور خیر عالم علیہ السلام سے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اور فرمایا ہے کہ کوئی میری زیارت کو آدے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کو شیعہ ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد از انتقال میرے بکے زیارت قبر کی کرے تو مثل اسکے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو میں جس شخص پر حج فرض ہو تو اذل اس کو حج کر لینا بہتر ہے درختہ اختیار ایک چاسبی حج پہلے کرے یا درختہ منورہ پہلے کرے اور فرض جب عزم دینے کا ہو تو بہترین وہیہ غیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جادے یا کہ صدق اس حدیث کا ہو جو آدے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آدے شفاعت اسکی مجھ پر حق ہو گئی انتہی کل الشرف، اس عبادت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

رحم المذنبين ————— رؤس الشياطين

الشيء باب الثنا وقب  
المستشرق الكاذب

مولف محترم لجام العلماء مرکز دائرۃ تحقیق مجید العصر حاشیہ شیخ الہند حضرت مولانا السید  
حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہمدرد مسرین دارالعلوم دلیوینہ ضلع سہانپور  
جس کو

یہ کتاب تالیف مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کے سربراہ  
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارن پور سے شائع ہوئی

## یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے!

مولوی اسماعیل غزنوی نے لکھا ہے کہ۔

جو کوئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابن عباس یا یا عبد اللہ القادر جیلانی یا کو  
جی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اُس کی دُعا پی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا  
دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے  
اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا۔ یا دشمن پر فتح حاصل کرنا۔ یا کسی  
دُکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا  
طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں۔ وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ  
ان کا عقیدہ یہ ہو کہ قائل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا  
مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد برائیگی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی  
ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال  
کا لوٹ لینا مباح ہے۔ (تحفہ دہابتہ ص ۵۵) رحمہ

قارئین کرام! جو مسلمان ان وہابیوں اور دیوبندی مولویوں کے پیچھے  
نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذرا خیال فرمائیں کہ ان کے نزدیک تو آپ مشرک ہیں اور قتل کے  
لائی ہیں۔ اور کس جرأت سے وہ آپ کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ مگر آپ  
ان کے پیچھے نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے ایک اعلیٰ فرض کو ضائع کرتے ہیں۔ اہل سنت  
و جماعت مسلمانوں کو وہابی۔ دیوبندی وغیرہم باطل عقائد کے لوگوں کے پیچھے نمازیں ادا  
فرمانے سے پرہیز کرنی چاہیے۔

یہ مولوی اسماعیل غزنوی کی جرح ص ۵۵ کو بیک ایکٹ کے الام میں گرفتار حوث ہے  
لے تحفہ دہابتہ ص ۵۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۶ پر دیکھیے۔ دہابتہ امر سرشت ۱۰ ج ۱ ص ۴۰

پہنچے۔ یہ کہ جب سفر میں منورہ کا کرے تو مثل قول واد یہ مسجد کی نیت کرے کہ نہ کہ کہتے ہیں کہ منورہ  
طریقہ کو سفر کرنا تاثر نہیں مگر یہ نیت مسجد شریف اہل حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح خلاف ہو کر نیت  
ہیں کہ فقط زیارت قبر طبرہ کی نیت ہوئی ہلکیے اب دیکھیے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔  
مشہور۔ یہ کہ شفا حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں۔ خلاف وہابیہ کے کہ شفا دعوت  
میں ہزاروں تاویس اور محضرت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفا دعوت کے باطل ہیں۔  
(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات  
استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تمویزی ہی فیلیت  
زائد تبلیغ کی ملتے ہیں امدادی شفاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے ملتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت  
کر کے یا مہر راہ ہے۔ ان کا خیال یہ کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں ادا ہو کوئی حسان  
اور قائمہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے تو نسل و مائیں ان کی ذات پاک سے  
بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا قول ہے معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نہا شد۔ کہ

ہمارے ہاتھ کی لاکھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہرگز زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس  
سے کئے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فرما علیہ السلام سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ اب اسے  
مقابلہ میں ان ہلکے حضرات کا برس کے اقوال۔ عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور  
علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیض ذات الہیہ و میراب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد  
کئے ہوئے تھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ایک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور لوگی  
عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر  
واج ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں  
غرض کہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و ائمتہ واسطہ جملہ کائنات عالم و عالمیاں ہیں  
یہی معنی نور اللہ لما خلقت الافلاك اور اول ما خلق اللہ نور ہی امداد سبحی الانبیاء  
و غیرہ کے ہیں اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات  
بقدر کس کو امداد مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس دیر سے آپ باب روحانی جملہ مومنین  
کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مومنین کو عام ہے علاوہ اس کے مومنین امت رسول  
کے ساتھ اسوا کے اور بھی خاص علائقہ ہے جو کہ ادرام کے مومنین کو نہیں، حضرت سرور کائنات علیہ السلام  
کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ بحیات حضرت مولانا تالوئی رحمۃ اللہ علیہ



یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے اس کا قتل جائز ہے | مروی تھیں غزنوی نے لکھا ہے کہ۔

”ہو کر لیوں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون بدلج ہوگا ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں“ (تحفہ دہابہ صفحہ ۲۵)

جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إِذَا أَرَادَ عَمَلًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ  
أَعْبُدُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْبُدُونِي  
يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْبُدُونِي۔  
(حسن حصین ص ۱۶۳)  
جب مرد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہو اسے  
اللہ کے بندے میری مدد کرو اسے اللہ کے بندے میری  
مدد کرو۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا تعرہ لگانا مشرک اور حرام ہے | مروی عبدالستار (مروی الحدیث)

نہ فتویٰ دیا ہے کہ۔

”مداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا تعرہ لگانا مشرک اور حرام ہے“  
(صحیفہ الحدیث کراچی ص ۲۵۱ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ)

قائمین کرام! وہابیوں کی دلیری اور جرات کا آپ نے اندازہ لگایا کہ ان کے اس فتوے سے صحابہ کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین علیہم السلام بھی محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ کیا محکم کہنا اُن کا شعار تھا۔ دیکھتے! تاریخ ابن جریر نیز دہابیت خود بھی اس فتوے سے محفوظ نہ رہے۔ وہ بھی تو جلسوں میں اللہ کے علاوہ اپنے مولویوں کے زندہ باد کے نعے لگاتے ہیں۔

۱۔ تحفہ دہابہ صفحہ ۶۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۷ پر دیکھئے۔

# الْمَدِيَّةُ السِّنِّيَّةُ

مولفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

## تحفہ دہابہ

مستحبہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتہ

بار اول

تحفہ دہابہ کا صفحہ نمائش

یقین ہو گیا کہ جو کوئی یا رسول اللہ (مسلم) یا ابن عباس یا ابو عبد اللہ یا جلیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی ذاتی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا و فو شر بلا غلبہ و غیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا شفا کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکان سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دکان سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ اس کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی حفظ رب اعزّت ہے۔ اور ان صاحبان سے دعا کرنے کا نقص نقص یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد رائج ہوگی۔ گویا یہ ایک واسطہ میں بیٹھے ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ . . . اور ان کے اموال کا لوٹ لینا صحیح ہے۔

### انبیاء اور صاحبین کی قبور اور قبے

آج کل انبیاء اور صاحبین کی قبور رادو۔ ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔ لوگ ان سے ادب مانگتے ہیں۔ وہاں جا کر وہ دو گڑ گڑا کر درخواستیں پیش کرتے ہیں۔ مصائب کے وقت ان کو غائبانہ پکارتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح نہ مانا جاہلیت میں مشرک پکارا کرتے تھے۔ ہماری اس مجلس میں کہ مکرمہ کے مشہور مفتی شیخ عبداللہ کلبلی اور مالکیہ کے مفتی شیخ حسین منزلی اور عتیلی بن عیسیٰ علوی بھی موجود تھے۔

وہاں سے لوگوں کو مضن کر دینے سے بعد ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی نظیما و احتقا و آیینست ہوتی تھیں یا جن میں برف ہوں برفی خواہش اور نقصان کے دفع کے لیے جاتے تھے منہدم کر دئے۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے و غیرہ گروائے ہمارے تک کہ اس پاک جگہ میں غیر خدا کی پرستش کا کوئی مقام باقی نہ رہا۔ سب پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

### اصلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تمام شراب خانے، جھنگڑ خانے، اور ہڈی کارخانوں کے تمام اڈے ایک ایک کر کے اڑا دئے۔ اور سادہ کی گادی کہ تمام لوگ پانچ وقت کی نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہیں اور کسی ایک مقلد امام کے پیچھے (امام ابوہریرہ سے) گریہ و ماتم نماز ادا کریں، اس طرح اجتماع کلہ کا سلمان ہوا۔ حرم پاک میں صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ لوگوں میں

اور شرک ہذا کی طرف نسبت دل کرتے سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اس نے کہ نسبتاً دل حق مخلوق میں کیا ہے۔ لیکن شرک مخلوق کے حق میں بھی نقص ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم خدا کے ساتھ شرک مقرر کرتے ہو بھلا بتاؤ تو سہی کہ تمہارے غلام اگر تمہارے مال میں شریک ہیں تو تم اس کو گوارا کر سکتے ہو؟ تو خدا کے ساتھ اس کے بندوں کو کس طرح شریک سمجھتے ہو؟ یہ کیسی عقل ہے؟

ذمہ کا کلام غریبا طیب سے اجماعاً جائز ہے۔ بلکہ اس میں کوئی گراہیت نہیں۔ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کو اپنی بیٹی بیلاہ دی تھی۔ اور دونوں بزرگوں کا فعل ہمارے لئے سند ہے۔ اور سیکند بن جین بن علیؓ کے چار بیٹے آدمیوں سے شادی کی جو فاطمی نہیں تھے بلکہ ہاشمی بھی نہیں تھے۔ اور بغیر انکار کے سلف کا عمل ہمیشہ اس پر ہے۔ ہاں کوئی خود اگر غیر کفو سے شادی کرنے سے باز رہے تو ہم اس کو خواہ مخواہ غیر کفو سے شادی پر مجبور نہیں کرتے۔ اور عوب سب ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ بعض ملکوں میں جو سوچ ہو گیا ہے کہ اس کو منع کرتے ہیں یہ ان کے تکبر اس لئے ہے کہ بڑا سمجھنے کی دلیل ہے کہ دوسریاں کو اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسا سحر کر رہے ہیں بعض وقت شادی ہو جاتا ہے جس طرح کہ اکثر ہوا ہے۔

بعد میں رلے میں غیر کفو سے نکاح جائز ہے۔ نہ بد نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زینب سے نکاح کیا، اگر کوئی حق نہ مانے والا اور راستی کو قبول نہ کر نیوالا یہ اعتراض کیسے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یہ کہے یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ تو وہ شخص مشرک ہو گا اور اس کا خون سبب ہو گا۔ لہذا اس صورت میں غالب امت محمدیہ کو کافر کہنا پڑ گیا۔ کیونکہ ان کے حق پر علماء نے اس بات کو متذہب و جان قرار دیا ہے۔ بلکہ جو اس کے برخلاف کہے انہوں نے اس کی موت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لازم نہیں۔ اور یہ مقررہ اصول ہے کہ لازم نہ ہونے سبب نہیں ہوتا۔ بہر حال کو بہت غلو و بلندی میں مانتے ہیں۔ مگر اس سے ہم مجبور نہیں ہو سکتے کہ کوئی کو بہت علوانا دیش سے ثابت ہے۔ اور سرے ہوؤں کی بابت ہمارا یہ قول ہے کہ یہ ایک جماعت تھی جو گد گئی جس پر ہماری دعوت توحید پہنچ گئی۔ اور اس پر حق واضح ہو گیا۔ مگر پھر بھی وہ حق کو نہ مانے

لے مرید زینب تھیں اور یہ علامت تھی۔ اور وہ ان میں سے تھے۔ یہ غلط فہمی تھی۔



## نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر عتد کے نکاح پڑھ لیا

دیوبندہی اور غیر مقلدین کے ممدوح مولوی غلام غار سے اُستاد مولوی حسین علی دہلوی صاحب میاں نوالی نے سہ کارہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ الزام تراشی یہ ہے کہ نبی اکرم رسول تشریف منی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سہ کارہ ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عتد کے بغیر نکاح کیا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

عقیدہ : اور قبل الذخول طلاق دو تراش عورت پر عتد لازم نہ ہوگی۔

جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الذخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس سے بلا عتد نکاح کر لیا۔ (ملفۃ الحیران صفحہ ۲۶ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ مصرعہ الزام ہے اور بدشہ نبوی کا انکار ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ نَسِيبَ رَجُلٍ جَبَّ حَضْرَتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ہدی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَاَمَّا نَسِيبُ رَجُلٍ جَبَّ حَضْرَتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

فَاَذْكُرُهَا عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ بَنِي اُمِّیَہِمْ لَمَّا جَبَّ حَضْرَتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

مَدِیْنَتُہِمْ لَمَّا جَبَّ حَضْرَتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

وَاَمَّا نَسِيبُ رَجُلٍ جَبَّ حَضْرَتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

ملفۃ الحیران صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۲ پر دیکھئے۔

## دیوبندیوں کے مولوی حسین علی دہلوی کا

## نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پل صراط سے گرنے سے بچا لینا

سَلِّمْتُ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
عَلٰی نَفْسِیْ وَ ذَہَبَ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معاف

بی معافۃ علی الصراط اخی پل

صراط ہدایت اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَتَبَ لَی

لَعَنَہُ عَلَیْہِ سَیِّدُہُ الْمُبَارَکَہِ وَ

كَانَ مَعَهُ اَكْثَرُ الْاَسْوَءِ عَزَمْتُ

عِنْدَ بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ لَمَّا جَبَّ

عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَضْرَتُہِ

وَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ

عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَالَیَ صَلَی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَعَلِیْہِ السَّلَامُ

وَالْاَذْکَارُ وَ دَآیْتُ اَنْہُ یَسْقُطُ فَاَ

مُسْقُطٌ وَ اَعَصَمْتُهُ عَنِ الشَّقْوِ

لَمَّا جَبَّ حَضْرَتُہِ

مَدِیْنَتُہِمْ لَمَّا جَبَّ حَضْرَتُہِ

وَاَمَّا نَسِيبُ رَجُلٍ جَبَّ حَضْرَتُہِ

مَدِیْنَتُہِمْ لَمَّا جَبَّ حَضْرَتُہِ

ملفۃ ہدایت صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۳ پر دیکھئے۔

تاریخین حضرت! اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ ایک مسلمان اپنی امتی  
ہونے کی حیثیت سے ایسی بات کہی بیان نہیں کر سکتا۔ جو رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم شافع عشر سہن۔ جو خود گزروں کو سنبھالنے والے ہوں۔ جو قیامت  
کے روز پہلے صراط پر کھڑے ہو کر رب کریم کی بارگاہ میں ذیت سلیقہ امتی امتی  
کی دعائیں کریں۔ ان کے بارے میں دیوبندی و دہلوی مولویوں کے امام اور سردار  
مولوی حسین علی خاں آف دال بھجراں یہ کہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا  
لیا۔ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ یہ بے دیوبندی اکابر کا ایمان مگر میرے  
المحضرت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی کا  
ایمان اور عقیدہ یہ ہے۔  
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے۔ ہے رب تم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

### قبل از نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راہ ہدایت معلوم نہ تھی

غیر مقتدرین حضرات کے مولوی محمد جونا گڑھی مدیر اخبار محمدی دہلی قرآن کریم کی  
آیت کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ یعنی قبل از نبوت آپ کو راہ ہدایت  
(اخبار محمدی دہلی ص ۱۵ جنوری ۱۹۲۷ء) معلوم نہ تھی۔

قاری میزے کرام! کوئی کہہ رہا ہے کہ آپ کو راہ ہدایت معلوم نہ تھی۔ کوئی  
کہہ رہا ہے کہ پہل صراط سے گرنے سے بچا لیا۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ انبیاء کو علم  
نہیں کہ ان کے ساتھ قبر و حشر میں کیا ہوگا۔ یہ کیسا طوفان بد تمیزی ہے۔ کہ  
ایک رسول کا کلمہ پڑھنے والے کی زبان سے یا قلم سے ایسے الفاظ نکلیں۔  
غیر مسلموں نے بھی آج تک ایسے الفاظ کہنے کی جسارت نہیں کی۔ جو نام نہاد  
کلمہ پڑھنے والے جسارت کر رہے ہیں۔

کِتَابُ الْحُكْمِ اِيَا تِ الشَّرْحِ فَصَلَتْ مَعْنَى لَدُنْ حَكِيمٍ خَلِيدٍ

تفسیر علامہ مجید و شریح قرآن حکیم بلال زبیدی۔ دو جلدیں انتق السی

بُلَغَةُ الْحَكِيمَانِ

فِي  
رَبُّطِ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

از ترقیہ المفہرین، عمدة المبدیین، رئیس الفقہاء، الامام الصفا، مولانا حسین علی عرفیہ، انصاری، مولوی  
عسکرا اللہ، ولانا شہید احمد قاضی، کبیر علی قدس سرہ، مولانا محمد مظہر نانوتوی، حمزہ اللہ علیہ  
بابی مظہر العلوم، ساران پور

لاہوری مسین، علیہ السلام، مولانا محمد امجد علی، مولانا محمد امجد علی، مولانا محمد امجد علی، مولانا محمد امجد علی





صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمۃ للعالمین نہیں  
مولوی رشید احمد

فوتے دیتے ہیں کہ۔

”لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء و تابعین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔“  
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مخاطب کر کے فرمایا۔  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (دیکھ، ع ۷۷) جہان کے لیے۔

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مولود کرنا گناہ ہے  
مولوی رشید احمد

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے۔  
(انخبار اہل بیت امر سر میں ص ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)

محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے  
دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

سے کسی نے سوال کیا۔

ہوالہ: محفل میلاد شریف میں جس میں روایات صحیحہ پر مبنی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذب نہ ہوں۔ شرک ہو ناکیا ہے؟  
دیوبندیوں کے گنگوہی صاحب جواب میں فرماتے ہیں۔

جواب: ناجائز ہے۔ بسبب اور وجہ کے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۸)

۱۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۰۸ پر دیکھئے۔

۲۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۰۹ پر دیکھئے۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے مدوح گنگوہی صاحب کا جواب آپ نے ملاحظہ فرمایا۔  
جبکہ علامہ محدث ابن ہوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرَّحَ بِمَوْلِدِهِ حِجَابًا  
وَمَنْ التَّابَ وَبَسَّحَ وَفِيهِ انْفِقَ  
فِي مَوْلِدِهِ وَرَحْمَةً كَانَ الْمُصْطَفَى  
مُسْتَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدُنْ شَافِعَاءِ  
مُشْفَعًا۔  
(مولد العروس ص ۷ مطبوعہ بیروت)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیرو مشرک حاجی امداد اللہ مہاجر کی کارشاد مبارک  
پڑھتے ہیں۔

مشرک فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ تبرکات  
سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام لطف و لذت پاتا ہوں۔  
(فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ دیوبند)

غیر متقدمین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ  
جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا  
حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشامۃ الغنیریہ ص ۱۷)

جس گنگوہی صاحب کے نزدیک میلاد  
ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز  
میں شرکت ناجائز اور کھانا حرام ہے۔ ان کے نزدیک ہندوؤں کے تہواروں کی چیزیں  
کھانا جائز نہیں۔ بلکہ سود کی رقم سے ہندوؤں کا بنایا ہوا شربت ناجائز ہے۔ سوال و  
جواب ملاحظہ ہوں۔



سوال ۱۔ ہندو تہوار پہلی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلے یا پوری یا اور کچھ بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟  
گنگوہی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیں!  
جواب ۱۔ درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۸۸)

ہندوؤں کے سودی رقم سے تیار شدہ شربت کا پینا جائز  
سوال ۱۔ ہندو جو پیاد پانی کی لگاتے ہیں اور سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

گنگوہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ  
جواب ۱۔ اس پیاد سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹۸)  
قاری نے کرام ۱۔ دیوبندی حضرات کے قطب الارشاد کے ارشادات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان میں ایمانی غیرت مفقود ہے۔ اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بغض، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے عداوت اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ سے حسد ٹپک رہا ہے نیز مسلمانوں سے اخوت اور محبت نہیں ہندوؤں اور کفار سے عقیدت و نیاز مندی واضح ہے۔

۱۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۸۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۱ پر دیکھئے۔

۲۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۹۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۲ پر دیکھئے۔

فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

# فتاویٰ رشیدیہ

کامل محبوب

حضرت مولانا الحاج الحافظ  
رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران :-

محمد سعید سندھ سنز۔ تاجران کتب  
قرآن محل۔ مقابل قلعہ میسار خیل۔ کراچی

فتاویٰ رشیدیہ کا صفحہ نمائندگی







بول کرے اور کھادے جس نے قرض لیکر وہ مال طیار کیا ہو وہ پھر درندہ لپٹکے حرام سے وہ قرض ادا کرے تو حضور فرمادیں کہ دُوم درندہ وغیرہ کا مال لیکر اپنے قرضدار کو دیدینا اور قرض لیکر ہی دے اور پھر وہ مال اسے لینا جائز ہے یا نہیں۔

(مرسلہ مولوی امیر احمد صاحب پچراویں ضلع داد آباد مدرسہ جعفریہ رشیدیہ)

**جواب**۔ اگر کوئی شخص قرض لیکر کسی کاریگر میں لگا دے یا کسی کو صدقہ ادا کر دے تو وہ کام ہی ہو جاوے اور اس کو محسوس نہ کرے صدقہ اور چہرہ بھی لینا درست ہے مگر جب دایم دینوں اپنا حق حرام مال سے ادا کر لیا تو سخت گنہگار ہوگا اور اصل مالک کا دیندار رہیگا ایسے ہی یہ حرام مال کا قرض میں لینے والا بھی اگر مسلمان ہے تو سخت گنہگار رہیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی مدظلہ العالی۔ **سوال**۔ دلہن بچہ خدا اور مٹھائی تریا خشک کھائی درست ہے یا نہیں۔

**جواب** جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھاوے اور جس کا حال معلوم نہ ہو اسکا کھانا لینا درست ہے فقط۔

**دفعی کے پیر پہنکا سوال**۔ رافضی کا چہرہ دعوت اور جنازہ میں نماز کی شرکت جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ رافضی کا چہرہ دعوت کھانا کو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ اور ان سے محبت ناپسند ہے اسلئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی جائے کہ اس سے محبت ٹر رہی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی مدظلہ العالی۔

**سوال**۔ ہندو جو پاؤں پاکی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اسکا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ اس میں سے پانی بیاضا کھ نہیں ہے فقط۔

**سوال**۔ ایک بے بسی عورت کو جس کو گناہ بوجہ بھرتی کے خبیث کرنا اور اسقاط کا حکم کرنا چاہی ہے ایسی صورت میں علاج اسقاط کرنا اور کرنا گناہ ہوگا یا نہیں۔

**جواب**۔ اگر اس میں جان پڑی ہے تو پھر اسقاط میں سہی کرنا بیشک سخت گناہ اور حکم قتل ہو مگر ایسی دوا دینی درست نہیں ہے فقط۔

**سوال**۔ بچہ کا قبیلہ دیکھ کر کھانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ قبیلہ دیکھ کسی کو کھانا درست نہیں ہے فقط۔

۱۵۔ بچہ مولوی محمد صاحب ۱۶۔ لکھ نوازی رشیدیہ رقم ہے ۱۱

فتاویٰ رشیدیہ صغیرہ ج ۱ ص ۱۵۰

دیوبندیوں کا کلمہ: لا الہ الا اللہ اشرف علی سائر الہ

دیوبندیوں کا درود: اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ۔

خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجاتے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اشرف علی ٹکلی جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے



بائیں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کمر شریف کی غلطی کے  
تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ  
کہتا ہوں۔

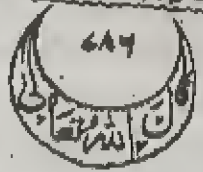
اللہ صلی علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی  
حالا کو آب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان اپنے  
قاویہ میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں وقت  
رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث  
محبت ہیں۔ کہا تک عرض کروں ؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا۔

وہ یہ ہے :  
جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعد نہ  
تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۳ شوال ۱۳۲۵ھ  
(رسالہ الامداد صفحہ ۲۵ باب صفر ۱۳۲۶ھ)

قاری خیر محمد ۱۔ دیوبندیوں و بابوں کے نام نہاد محبت و اور حکیم الامت  
اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ  
یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی دوسرے ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور  
تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب  
ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی  
تھانوی نے کر دیا ہے۔



کتاب تہذیبی و تمدنی  
کتاب تہذیبی و تمدنی

استاذ الامامہ کمال ستہ برطانویہ یونیورسٹی اسلام آباد و لاہور کے وال ستہ بہت محبت کے  
لسلہ در شا و صحیفہ شریعہ فقہ :

الامداد

مشتہر شعب علیہ قنوعہ خمسہ سلسلہ و دائرہ

یعنی ما و الفتاویٰ فی الفقہ و العقائد و جوارح الفتاویٰ فی ایستلحاق بالسلوک الجہد  
تربیہ اسکا کہ فی الاحوال الخاصہ من السلوک والرفق فی سواہ بالاطریق فی الاحوال العامہ  
لمنزحات خبرت فی الفرائض و التکلیف و التقیہ کہ لہ ان ازادہ و ان سلسلہ حضرت امام اشرف علی  
تھانوی علیہ السلام ان ایامہ و ان سلسلہ حضرت امام اشرف علی تھانوی علیہ السلام  
تہذیب شریعت بہرک بنام ناسخ نیز و غائبہ اشاعت از تہذیب مذکورہ و دیگر اشاعت

جلد ۱ باب ماہ صفر ۱۳۲۶ھ ہجری

الامداد الطالع تحت الجھن جلیوہ نمودن گرفت

و ادعی ہو تا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر  
کے آتش حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت جہدیت و حریت شرعیہ سے پس خواب میں  
اپنے قادسوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو ہستم ہاشان ہی بقیہ باقی ظاہر ہے و السلام  
۲۰۔ سوال شد ۲۱۔

سوال۔ اب وہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہوئے کا خیال بھی کیا ہو ۱۱ اور حضور کی  
طرف سے رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع  
کے کہہ کر گمان صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب رحمہ اللہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب رحمہ اللہ  
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب رحمہ اللہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب رحمہ اللہ  
سے ہو غرض تھی کہ ہمارے نانایا اور کوئی نام اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں  
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور جہد کے اعتقادات بالکل ایک  
ہیں اور اگر مولوی صاحبان خود یا مولوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ  
رہی ہیں جن میں سے ہشتی زیور توحید زبان ہے اور شریعت شہنشاہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
اور بھی چند تصانیف نذر سے گذریں (۳) ایک دفعہ ہامپور ریاست میں جلسے کا اتفاق ہوا وہاں  
ایک مسجد میں ایک دینی صاحب صاحب طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور بھی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور کے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی تو انشاء  
اللہ ان کو معلوم ہوا کہ ان کے پاس تحفہ بھیجی سے دور سال الامداد اور حسن اعزیز بھی مامور ہی  
آئے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم  
سے چند رسد دیکھنے کے واسطے دئے اور شہرہ لطف اُن سے انجمن یا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن اعزیز دیکھ رہا تھا اور دیکھ کا وقت تھا کہ فیندے خدیب کیا اور سو ب کے  
ارادہ کیا رسالہ حسن اعزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کراٹ دی تو  
دل میں خیال آیا کہ کت ب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن اعزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لے گیا

۴۲

اور سو گیا کچھ حصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اس میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی  
کلہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں دل پر  
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا ہے لیکن زبان سے بیجا ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اشرف علی کل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے یہی کلہ نکلتا ہے دو جن بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی  
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کلہ لکھتا ہوں اس کے کہ  
رفت طاری ہو گئی نہیں پر گریا اور نہایت رور کے ساتھ ایک قی فارسی اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں سخت  
سے حسرت تھی اور وہ اثر نا طاقتی پرستو رہتا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہ خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال  
کو دل سے دور کر جاؤں اس واسطے کہ مجھ کو فی ایسی غلطی نہ ہو جائے پاس خیال بندہ جیٹ گیا اور پھر  
دوسری کروٹ لپٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ  
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار وہیں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز  
ایسا ہی کچا پال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رفت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ انکے عرض کر دوں۔

۴۳

جواب اس واقعہ میں نقل تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعون تعالیٰ منتج مسرت ہے۔  
۲۳۔ سوال شد ۲۴۔

سوال جناب محمد و مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ علیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمات نامہ وار و  
ہو کر باعث اعزاز ہو اید ناہیہ حضرت سیدنا محمد قبلہ عالم بظلالہ العالی کا جزا اور مولوی  
صاحب رحمہ اللہ کا ذکر ہے کہ میں نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت  
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ و نیات میں تمہارے لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے



## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے متعلق عقائد و ہائے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بت ہے | محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب شرح الصدور

کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:-  
فَالْقَبْرُ الْمَعْظُومُ الْمُتَقَدِّسُ وَتَنْ  
وَصَبَتْهُ بِكُلِّ مَعَانِي الْوُثْنِ  
لَوْ كَانُوا يَعْقِلُونَ -  
پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مقدس ہر لحاظ سے بت ہے کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

رحاشیہ شرح الصدور صفحہ ۲۵ مطبوعہ سعودیہ مملہ

قبر نبوی پر صلوٰۃ و سلام کرنا شریعت میں ممنوع ہے | قبر نبوی کے پاس اگر صلوٰۃ و سلام کہنے

یا وہاں نماز پڑھنے یا دعا کرنے کی شریعت اسلام میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس سے روکا گیا ہے (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۸۱) م

ابن قیم کے نزدیک قبروں پر چڑھتے بنے ہوئے ہیں ان کو گرانا واجب ہے۔  
فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۱۱۱

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے حجتے اور زیارت گاہیں شرک کا ذریعہ ہیں | بولتے عبد الرحمن نجدی نے

لکھا ہے کہ:-  
فَاتِ هَذِهِ الْقُبَابَ وَالشَّاهِدَاتِ  
بیشک یہ تمام حجتے و شاہدات زیارت گاہیں

۱۔ شرح الصدور صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۱ پر دیکھئے۔

۲۔ ہدایۃ المستفید صفحہ ۸۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صَدَرَتْ أَعْظَمُ دَرِيْعَةٍ إِلَى الشُّرُكِ  
فَالْأَلْحَادُ وَالْكَبَرُ وَمِثْلُهُ إِلَى  
هَذِهِ الْأَسْلَافِ وَتَحْسَرُ  
بَنِيَّاتُ عَالِيَاءِ  
بوشرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بنے  
چوکی ہیں اور اسلام کو نشانے اور اس کی  
بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا  
وسیلہ ہیں۔

فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر

نجدیوں کے احمد عبد الغفور عطار رقمطراز ہیں کہ:-  
”بنا مشہر حجتے اور قبریں بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں۔“ (محمد بن عبد الوہاب)

غیر مقلدین و ہابی حضرات  
قبر اطہر کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے | کے محمد نواب صدیقی حسن

بھوپالی نے لکھا ہے کہ:-  
”دعا کر دن نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است۔“ نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لیے دعا مانگنا بدعت ہے۔  
رائجہ المقبول فارسی ص ۱۱۱ م

نواب صدیقی حسن بھوپالی ہی لکھتے  
انبیاء کی قبور کو گرانا واجب ہے | ہیں کہ:-

”مرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغتہ آید از منکرات شریعت باشد و انکا  
بر آں برابر ساختن بجا کہ واجب است بر مسلمین بروں فرقی در آنکہ غیر

باشد یا غیر۔۔۔ لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو تو قبر کا لفظ  
صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے اس سے منع کرنا اور اس

مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے بغیر کسی امتیاز کے اگر بغیر کی قبر ہو یا  
کسی اور:-“ (عرف المجاہد فارسی ص ۱۱۱) م

فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۵۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۵ پر دیکھئے۔

۱۔ محمد بن عبد الوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۶ پر دیکھئے۔

۲۔ نہج المقبول فارسی صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

”عرف المجاہد فارسی صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۸ پر دیکھئے۔“

## وقف لله تعالى

## شرح الصدور

## بتحريم رفع القبور

ورفع الزينة عما يجوز وما لا يجوز من التسمية  
والدواء الماحل في دفع المدو المائل

تصنيف الامام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المتوفي سنة ١٢٠٦ هـ رحمه الله

طبعت على نفقة الفقير لله تعالى

محمد بن محمد بن عبد العزيز آل سعود

شرح احمد بن محمد بن عبد الوهاب

ولا شك ان غالب هؤلاء المذمومين المذمومين لو طلب  
منهم طالب ان يتنذر بذلك الذي نذر به لغير ميت على ما هو  
طاعة من الطاعات وقربة من القربات لم يفعل ، ولا كاد .

فانظر الى اين بلغ تلاعب الشيطان هؤلاء ؟ وكيف رمى  
هم في هوة بعيدة القعر ، مظلة الجوانب ؟ فهذه مفسدة من  
مفسد رفع القبور وتشبيدها ، وزخرفتها وتخصيصها .

ومن المفسد البائقة الى حد يرمى بصاحبه الى وراء حائط  
الاسلام ، ويلقيه على أم رأسه من اعلى مكان الدين : أن  
كثيراً منهم يأتي بأحسن ما يملكه من الأتعام واجود ما يجوز  
من المواشي فينحدره عند ذلك القبر ، متقرباً به اليه ، راجياً  
ما يضر حصوله له منه . فيهل به لغير الله ، ويتعبد به  
لوثن من الاوثان إذ إنه لا فرق بين النخائر لأحجار منصوبة  
يسمونها وثناً ، وبين قبر لميت بسموته قبرا (١) . ويجرد

(١) ان الوثنية في كل وقت ملة واحدة ، اوحاها الشيطان الى اوليائه  
باسماء مختلفة ، والحقيقة فيها واحدة . كما ان التوحيد واحد على لسان كل  
الربلين . وما عظم الوثني الاول حجراً ولا شجراً إلا لأنه قال البركة  
- بزعم الكاذب - من اقتسابه الى الولي : اللات او العزى وغيرهما من  
وعوهم رسائط بين الربوبية والبشرية ، وانهم ابناهم وبناتهم من توريته . قال القبر  
العظيم المقدس ومن ضمن بكل معاني الوثنية لو كان الناس يعقلون ، لأن الاوثان  
في الجمالية انما كانت باسم اوليائه . كما ذكر الله ذلك في القرآن ما لا يحصى .  
ولقد كان العرب يسمون بالله انهم حنفاء ليسوا مشركين .

شرح الصدور سنة ١٢٥٥ هـ





اردو ترجمہ

فَتْحُ الْبَحْثِ كِتَابُ الْفَتْحِ

تصنیف

تالیف

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب

ترجمہ و تفسیر

عطاء اللہ تاج

طبع بامر

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی

وعلى نفقته الخاصة

الناشر

انتصار السنن

حسن نزل ۵۰۰۰ ۵۰۰۰ ۵۰۰۰

لَا تَسْخِذُوا قَبْرِي عِيْدًا وَلَا  
بُيُوتَكُمْ قُبُورًا

میری قبر کو میلاد اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا۔

یہ تو کہ میلاد بنانے کے مترادف ہے۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مسجد نبوی میں نماز کی نیت سے جانا اور پھر قصد  
اور ارادۃ قبر نبوی پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔ چنانچہ اس قبر کا کوئی حکم نہیں آیا  
امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی روایت کے لیے اس بات کو کمرہ قرار دیا ہے کہ  
وہ جب بھی نماز کے لیے مسجد میں آتے ہیں قبر نبوی کے پاس جا کر سلام کہیں کیونکہ یہ  
سلفِ ائمتہ کا طریقہ و سنتا پھر فرماتے ہیں،

وَكُنْ يَصْلِحُ الْخَيْرُ هَذَا  
الْأَمْرُ إِلَّا مَا أَصْلَحَ  
أَوْ لَهَا

صحابہ کرام اور تابعین عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے  
کے بعد اپنے کاروبار کے لیے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے، قبر نبوی کے پاس سلام  
کے لیے نہ آتے۔ صحابہ کرام کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلوٰۃ و سلام جو ہم نے نماز میں  
پڑھا ہے وہ کامل اور افضل ترین ہے۔ اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔  
قبر نبوی کے پاس آکر صلوٰۃ و سلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا زلزلہ وغیرہ کرنے  
کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔ جیسا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ہدایت المستفید صفحہ ۸۱۱ کا اصل فتویٰ

فصل في

کتاب التوحید

الذي أمرهم الله على المييد

تأليف

العلامة الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن الشيخ

1193 ————— 1285 هـ

تفتيق  
الحق في الحق

رَبِّهِمْ جِهَةً الْبَصَارِ أَتَيْنَهُ لِمُقَدِّمِهِ بِالْقَابِ

انصار الشريعة المحمدية

۱۱ - کلیان رود - رستم باریک - نواب کوت - لاہور

فتح المجید کا صفحہ نمائش

اب القبور، والمتخذين عليها مساجد والشجر .

وَيَكُونُ الْإِنْسَانُ فِي رِيَاءٍ أَوْ كِبَرٍ

• ارات القبول - الحديث ، فيتكون من افعام القصص .

ما استدعاه به للأمان من تلقائيه اجرة أيضا .

ص: ١٠٠ من كتابه عن عائشة وفاطمة رضي الله عنهما معارضهما - و...

هذه الابواب فلا يثبت به نصي

ومنها : بأن قول الصحابي وفعله ليس بحجة على الحديث فلا مزاج . ومعه

مع عائشة كيف تقول : إذا وارت لقبور ولجو ذلك ، فلا بأس بحجج

ولت عليه الأسعاديث الثلاثة من لعن ر ثرات القبور ، لاحتال ن يكون ذلك.

هذا النهي الأكيد والوعيد الشديد والله اعلم .

قال محمد بن سماعيل الصنعاني رحمه الله في كتابه تظهير الاعتقاد : فإن هذا

سبب والمشاهد التي صارت أعظم ذريعة إلى الشرك والاحاد ، والكبر وسبلة إلى

عدم الاسلام وخراب بقیانہ: غالبہ - بل کل - من یعمرها هم الملوك والسلاطین

الرؤساء والولاة، إما على قريب لهم أو على من يحسنون الظن فيه من فاضلي

و عالم أو صوفي أو فقیہ او شیخ کبیر ، ویزوره الناس الذین يعرفونه زیارة

لَا مَوَاتٍ مِنْ دُونِ تَوَسُّلٍ بِهِ وَلَا تَفْصِيلٍ مَعَهُ ، بَلْ يَدْعُونَ لَهُ بِتَسْفِيرَاتٍ ، لَعَنَ اللَّهُ

يقرض من يعرفه أو الكاذب، وفي أي من بعدهم فيجوز أن قد شد عليه الزمان

وسرجت عليه اشموع" وفيه تبارك القاصد في ارجحيت الشبه "الاول"

والقيت عليه الارزاد والزهور ، فيعتقد ان ذلك لنفسه او دفع صراة وقائية

السادة يكذبون على الميت بأنه فعل وفعل ، وانزل بقلان الضر وبقلان النفع

حتى يفرسوا في جبلته كبر باطل، والامر مائت في الاحاديث النبوية من لمن

من اسرج على القبور وكتب عليها وبق عليها . واحاديث ذلك واسمة معروف

فإن ذلك في نفسه منهي عنه ، ثم هو ذريعة الى مفيدة عظيمة ، انتهى

ومنه تعلم مطابقة الحديث للترجمة والله اعلم .

قوله ( والمتخذين عليها المساجد ) تقدم مراحله في الباب منه .

قوله ( والسراج ) قال أبو محمد المقدسي : ولو أبيض انجذاد السراج عليها لم يلعب

(١) في تطهير الاعتقاد : ولهذا الامر ثبت في الاحاديث النبوية الذين علم من امرج في قبور الخ.

فتح البعيد صفحہ ۲۵۳ کا اصل فوٹو





نزد بعضی محققین بر آمدن بسوی بیضاوت در عمره ثابت نشده بگوئیم که هر کس که احرام  
 عمره بسته اعمالش بجا آورد همیشه رکنه کافی است و عمره عایشه صد بقیه رضی الله عنها  
 در تنبیه بر تطبیق خاطر عاقلش بود و بر طریق امر و این جواب غلط است  
 حاصل آنکه از آنحضرت معلوم گشت بیضاوت از برای عمره واقع نشده و برای اهل  
 در محبت تعیین بیضاوت هیچ رکنه پس اگر عمره بجز درین بیضاوت مستحب است و در حدیث  
 صحیح آمده که من کان روئین لعل من اذن حتی اولى کما یلیون منها و این دو صحیحین و غیر  
 بلکه در حدیث ابن عباس که در صحیحین و غیر ما است بشارت بود که سواقیت اهل بر محل آمده  
 من لا یمن و لمن اتی علی بن غیره یمن ان کان یزید و العمره و درین حدیث  
 تصریح است به عمره و الله اعلم **فصل** در قریب از بیت قریب جایز است و از  
 غیر قریب جایز است بشارت شده و پس احاطی غیر قریب با قریب و زیارت حج صحیح  
 نیست و هر که از طرف قریب می رود و بر روی قنار آن نزد و اهل عذر  
 در آنجا نیست زیرا که این حج از طرف او در وقتی که مسووم است ثابت بود و صحیح و  
 بخوبی واقع شده **فصل** در بیان زیارت قبر مطهر و حضرت صلی الله علیه و آله و سلم  
 هر که بخواهد زیارت کند و از آن در حق بیاید و آنجا نماند که از آنجا که نماند  
 چون مسجد نبوی از هزار نماز در غیر او نیست که مسجد حرام و نماز نیست یا آن مسجد که  
 بسوی مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد اقصی و مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد اقصی و مسجد نبوی  
 در مسجد حرام مسجد نبوی و مسجد اقصی و مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد اقصی و مسجد نبوی  
 اسلام علیک یا رسول الله اسلام علیک یا ابا بکر اسلام علیک یا ابی بکر  
 بیضاوت و بی صلوات و اگر کسی مثل اسلام علیک یا غیره از این نوع را بگوید که من  
 اقامت تعیین و جز آن پس این همه از حدیث ثابت است باری بود و احادیث و غیره  
 یا نماز یا زیارت و صلوة یا سلام یا نماز یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت  
 و زیارت یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت  
 یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت یا سلام یا زیارت

بطور افراد است زیرا که بعضی در آن حین متفرق بودند اگر چه ساکنان ایشان در مدینه  
 مودع و با شهادت بر تقدیر فرض این اجماع سکوتی نخواهد بود و عارض باصلی است و اند  
 که پنجین اجماع یکت بر بنی غیر فصل تجویز بر بنی قبور انبیاء و اولیاء صلی و آله و ائمه و اهل  
 ندارد و حدیث ابی الیاس نزد سلم و اهل سنن نفس است در قریب از قبر مشرفه و طمس  
 تمثال و آثار بنابر قبر نموده پس بر همه چه مرفوع یا مشرف بودن قبر نشانه است  
 آید در مشکلات شریعت باشد و انکار بران و برابراختش بنیاد و حسب مست بر  
 مسلمین بدون فرق بلکه بر غیر مسلمین باشد یا غیر او و بدست صلاح بود یا علی جماعه از  
 اکابر صحابه در عصر نبوت بود و بنورشان مرتفع گشت بلکه علی مرتضی را در مقبره و قبر مشرف  
 فرمود و خود صحابه قبر نبوی را بلند کردند و از قبر قول نبوی گفتند بر سبک قبر انبیاء  
 و بنمایان کردن قبر مبارک خویش است و سلم و اولیاء و عمار اهل مردم اند این شمار و  
 این شمار است که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم و بنمایان کردن قبر مبارک خویش است  
 بنمایان کردن قبر مبارک خویش است که غیر مسلمین باطل است بلکه اگر انبیاء بنمایان کردن  
 نیست که از آنجا که از بنمایان کردن خود و از حضرت آنجا که از بنمایان کردن خود و از حضرت  
 به تبعیت منتهی شده اند و هر که در حیات خود یا در رضای او و در بعد موت بدان حقیقت  
 کند وی خود یا فضل نیست که از فضل و افضل و عالم باشد و عارض باشد و افضل و عالم  
 زاجر است از آنکه بنمایان کردن حضرت یا الف هر که بنمایان کردن را بجا آورده شود قال الشافعی  
 صحفی الی بی فحاشا انما ما انت عنه بالجهل من زخرفة القبر و تشدیدها و  
 اسیر ساخته انما و بنمایان کردن صلوات عند من تدفع علی اقبیه علی هذه  
 الصلوة التوجه بوما آت و قد شد من محض هذه البدعة عا و قد من بعض  
 الفقهاء من نهیها لاصل الفضل حتی دونها فی کتب الهدایة و اهل المستقام  
 و اگر در حق نهی زوجه و بنمایان کردن زیارت پس بوضع حجر و دریا قضیب شجر



قادر برضے کرام! اکابر و ہابیہ کی کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرماتے۔ صاحب عقل و خرد انصاف کا دامن پکڑ کر غور و فکر کریں۔ تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عقیدت سے ان لوگوں کے دل خالی نہیں۔ یہ لوگ قرآن و حدیث سے بے بہرہ نہیں۔

خلفاء راشدین، اہلبیت عظام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمة جس روضہ اطہر پر ارادہ کر کے حاضری دیں۔ اور صلوٰۃ و سلام پیش کریں۔ ان وہابی اکابر کے نزدیک وہ سب کچھ شرک اور حرام ہو۔ یہ کیسی مسلمان بنے۔ جس روضہ اطہر پر شتر ہزار ملائکہ صبح اور شتر ہزار ملائکہ شام کو رزائے آسمانوں سے حاضری کی غرض اور نیت سے آئیں اور تاقیام قیامت ملائکہ کا یہ مہمول ہو۔ پھر جس کو ایک دفعہ حاضری کا شرف نصیب ہو۔ دوبارہ یہ شرف نصیب نہ ہو۔ ان وہابیوں کے نزدیک تو وہ معصوم عن الخطا ملائکہ بھی مشرک ٹھہرے۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمة نے اسی لیے کہا ہے۔  
نہجیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری کفر کیا شرک کا فضل ہے نجاست تیری قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا تَرْجِيحًا مَا  
اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفقت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(پ ۴۷)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ نَزَلَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں التجا ہے کہ اسے عقائد باطلہ اور نظریات فاسد سے محفوظ رکھے۔ آمین

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی لغزش

جماعت اسلامی کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب رقمطراز ہیں۔  
کبھی کبھی افتدائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوئی ہے۔ وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۲۶۸ مطبوعہ پٹنہ کوٹ)

## آن پڑھ بادینشین

مودودی صاحب ہی نبی اکرم، رسول معظم، معلم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ آن پڑھ بادینشین۔ جو چودہ سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا۔ دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیدر ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۲۲۹ ج ۱ مطبوعہ پٹنہ کوٹ)

## نبی کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

بسا اوقات کسی تازک نفسیاتی موقع پر نبی صلیا علیہ وآلہ وسلم و اشرف انسان ہو تھوڑی دیر کے لیے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۳۴۳-۳۴۴ جلد ۲)

۱۔ تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۵ پر دیکھئے۔  
۲۔ تفہیمات صفحہ ۲۲۹ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۶ پر دیکھئے۔  
۳۔ تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۳ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۸ پر دیکھئے۔  
تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۹ پر دیکھئے۔

## رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں کا بالائے تر نہیں

موجودی صاحب سرور عالمیاں، ہادی لکشت نماں، سیاح لامکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

رسول ایک انسان ہے اور خدا فی میں اس کا ذرا برابر بھی کوئی جھٹہ نہیں ہے۔ وہ نہ فوق البشر ہے۔ نہ بشری کمزوریوں سے بالا تر ہے۔ نہ خدا کے خسرانوں کا مالک ہے نہ عالم الغیب ہے کہ اس کو خدا کی طرح سب کچھ معلوم ہے۔ وہ دوسروں کے لیے نافع و ضار ہونا تو درکنار خود اپنے لیے بھی کسی نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء)

## خواہش نفس کا دخل

موجودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تو بہ قبول کرنے اور بُندی درجہ کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل اُن سے صادر ہوا تھا۔ اُس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔

(تفہیم القرآن ص ۳۲۴ ج ۲) لہ

## نفس شری کی راہزنی کے خطرے

موجودی صاحب ہی رقمطراز ہیں کہ

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شری کی راہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ (تفہیمات ص ۱۵۰ ج ۱) لہ

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۴ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۱ پر دیکھئے

تفہیمات صفحہ ۴۰۷ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۲ پر دیکھئے۔

## اسرائیلی پرواہ ہے

بمستند اسرائیلی کے بانی موجودی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ

پھر اس اسرائیلی پرواہ کو بھی دیکھتے۔ جس سے وادی مقدس ملوی میں بلا رہائش کی گئیں۔ (تفہیمات ص ۲۶۲ ج ۱ مطبوعہ پشاکوٹ)

## موجودہ تورات اور انجیل صحیح اور معتبر نہیں بلکہ

## اُن کی باتیں قرآن مجید کی تفسیر ہیں

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اپنی جماعت کے مولوی شمس اللہ صاحب امرتسری کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

کلام مبین کے صفحہ ۴۰، ۴۱ کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ یہاں تو مولوی شمس اللہ صاحب نے یہود و نصاریٰ کی تورات و انجیل کو جن کا خوف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور سارے دنیا کے مسلمان اُن کے غیر معتبر ہونے کے معتقد ہیں صحیح و معتبر و قابل سند ٹھہرا دیا۔ بلکہ ان کی باتوں کو قرآن مجید کی تفسیر گردانا یہ (تفسیر السلف ص ۱۵)

لہ تفہیمات صفحہ ۲۶۲ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۳ پر دیکھئے۔

لہ تفسیر السلف صفحہ ۴۰۷ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۵ پر دیکھئے۔





کے لیے آپ کو ریح عالم پر کیفیت مجموعی ایک نظر دانی چاہیے۔ آپ کی تفسیر کے گروہ اسے سب سے پہلے ان پرچہ ہادیہ تفسیر پرچہ دو سو برس پہلے اُس تارکک دور میں پیدا ہوا اور اصل دور جبرہ کمانی دور تمام دنیا کا مرکز ہے۔ وہ نہ صرف ان کا مرکز ہے جو اسے رتہ دیتے ہیں۔ بلکہ ان کا بھی ہے جو اسے نہیں دیتے۔ ان کو اس امر کا احساس نہ تھا کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں۔ اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں ان کے اصولی حیات اور قوانین میں اور ان کے عصر و عہد کی طرح جن پرست ہو گئی ہے۔

یہ شخص جس نے دنیا کے تصورات کا رخ و سمت درجہ سب زبانی اور زبانت کی طرف سے پہلے کو حقیقت و حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیا داری کی طرف پھیر دیا۔ اسی نے محسوس ہوسے مانگنے والی دنیا میں مٹی بکروں کو کھینچنے اور انہی کو میوا و مصلحت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اسی نے خرقی عادت میں خدا کی جنات کے آثار کو مٹانے والوں کی تائیدیں کھولیں اور انہیں آثار و ظہور Natural phenomena میں خدا کی آیتاں دیکھنے کا حق کر دیا۔ اسی نے جنات کو گھوڑے دوڑاتے والوں کو قیاس و آرائی Speculation سے پرہیز و انکار اور مشاہدہ اور تحقیق کے راستے پر لگا دیا۔ اسی نے نفس اندر جس اور دھڑلے کے اعتبار سے حد و پیمانہ کو مٹا دیا۔ اور بہت اور حد و پیمانے میں مناسبت پیدا کی۔ دین سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا ربط قائم کیا۔ مذہب کی طاقت سے دین میں سائنٹفک پیرٹ اور سائنٹفک پیرٹ سے مذہب و سائنٹیفک پیدا کی۔ اسی نے شرک اور فطرت پرستی کی بینہ روں کو اکھاڑا اور علم کی طاقت سے مزید کا اعتقاد ہی فطرت ہی کے ساتھ قائم کیا کہ مفرکوں اور بہت پرستوں کے مذہب بھی و مصلحت کو ایک قیاس کر کے پرچہ ہو گئے۔ اسی نے اخلاق اور روحانیت کے خیالات کو جہل و جاہل کو ایک رنگ دیا اور انہیں کسی کتنی اخلاق سمجھتے تھے جن کے نزدیک لٹیر و جسم کے حقوق اور گناہ اور دوسری زندگی کے معاملات میں جس طرح بننے کے ساتھ روحانی ترقی اور نجات ممکن تھی۔ ان پر اسی نے عمل اور طرح

# تفہیم القرآن

جد دوم

بنی اسرائیل

الاعراف

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد ترمذی الدین پور پرائیوٹ بک سٹور تعمیر انسانیت چوچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ تائیل















بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار **مغزوی مجدد الحق**

اپنے مسک کے مولوی شہداء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ۔  
"بنی اسرائیل پر ہم نے آسمان سے بادل میں برسائے والا بھیجا، اس لیے کہ  
بنی اسرائیل جنگل میں چالیس برس رہے جن کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر بادل  
کا سایہ نہ تھا بلکہ ان پر بارش ہوتی ہی" (تفسیر ثنائی حوالہ ۱، اربعین ص ۱۸)

اب اسی عبارت پر احمدیہ مسلک کے مولوی فقیر احمد مدداری کا تبصرہ ہے۔  
"باتفاق سب عالمین و تمام مفسرین جنگل تہیہ میں بنی اسرائیل پر بار کا سایہ  
رہنا واسطے بچاؤ و صوب کے ایک بڑا معجزہ تھا مگر ان میں سے اور وہ صاف  
ثابت ہے قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ مولوی شہداء اللہ  
صاحب اس تفسیر و معجزہ کا صاف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو حرم و گناہ قرار  
دیتے ہیں" (تفسیر السلف ص ۳۲)

داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار **سردار احمدیہ مولوی**

وَاللَّهُ الْخَدِيدُ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

اعلمناہ ضعة الحديد باللائنة - یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم  
کرنے کا طریق سکھا دیا" (تفسیر القرآن بحکام الرحمن ص ۲۸)

یہ تفسیر متفقہ مفسرین کے خلاف ہے، چنانچہ احمدیہ مسلک کے مولوی مجدد الحق  
مغزوی نے بھی تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ۔ "یہ تفسیر بھی تمام تفسیر اہل اسلام کے

لے تفسیر السلف صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۸ پر دیکھیے۔

لے تفسیر القرآن بحکام الرحمن صفحہ ۸۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۰ پر دیکھیے۔

خلافت ہے تلقائیں اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ اللہ عز و جل نے داؤد علیہ السلام  
کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا، یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی  
کی تفسیر کی جاوے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عز و جل  
نے ہر لوہار اور ستار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا ہے، لوہے کو پانی بناتے  
ہیں" (دارالافتاء ص ۲۳)

قاضی عبدالاحد تھانوی احمدیہ مسلک کے لکھتے ہیں کہ۔ داؤد علیہ السلام کے  
معجزہ سے انکار کیا ہے؟ (القول القائل ص ۴۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے پدر ہونے کا انکار **احمدیہ مسلک کے**  
مغزوی حافظ عنایت اللہ  
گجراتی لکھتے ہیں کہ۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا مسیحیت کو تقویت دینا ہے ان کا  
باپ یوسف تھا" (عیون زمزم ص ۲۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچھوڑے میں کلام کرنے سے انکار **مولوی**  
عنایت اللہ

نڑی غیر منقذ نے لکھا ہے کہ۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تکلم فی المہد میں فرمایا" (عیون زمزم ص ۲۱)

چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچھوڑے میں فرمایا۔

قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ اُنْسِي الْكِتَابَ

مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا

بنائے والا (نبی) کیا۔

(پ ۵۴)

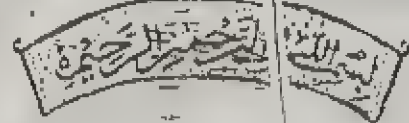
لے اربعین صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۳ پر دیکھیے۔







نہج الکوش



الحمد لله على طبع الرسالة السامية

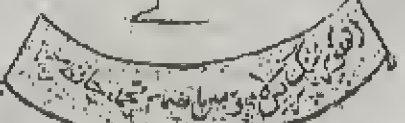
# بالاربعة

في أن ثناء الله ليس على مذهب الخوارج بل هو  
من المحدثين في الدين المحمدي والمعتزلي والعتقبي

المصنف المولوي عبد الحق الغزنوي الناصبي الرشيد

المولوي عبد الله الغزنوي عليه التحية

حافظ مولوي محمد عبد الله صاحب الامام



اربعة کا سفر نامہ

من الارض

فصل في بيان ما لا يثبت في الارض

(۱۳) وايضا منقذ وان

المحدثين اي علماء الا

المحدثين - وهذا انكار

ان يكون المحدثين في

يد داود عليه السلام مثل

الطين والطين والشمع

المذی خود متجزه ندارد

عليه السلام وتناهي

اعل الاسلام على خلاف

(۱۴) وايضا منقذ

وقد بناه بلذخ عظيم

امرنا بلذخ الكيش - و

هذا انكار منه ان يكون

الكيش من الغيب - وعن

ابن عباس في قوله قد

بذخ عظيم قال كيش قد

رحم في الجنة اربعين خروفا

خلاف ما سئل في تفسير رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور تفسیر رسول اسلام سے اسطور ثابت ہو کر قرب قیامت

میں ایک بار زمین پر کھینچے گا یوں کو ایمان کا اور کافر کا

لگا دیکھا کہ تفسیر اس کثیر در مشور و تلخ البیان وغیرہ تفاسیر

(۱۵) صفت میں اس آیت والنار المحدثین کی تفسیر میں

لکھا ہے ای علماء الا ان المحدثین یعنی ہمیں واؤ علیہ السلام

کو لازم کرنے کا طریق سکھا دیا یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر

سے خلاف ہے۔ تفاسیر اسلام سپر شفق میں کہ اندر عز وجل

نے واؤ علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا یہ واؤ

علیہ السلام کا سبب تھا اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کیا ہے

تو اس میں واؤ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اندر عز وجل

نے برادر اور سنا کو لازم کرنے کا طریق سکھا دیا یہ لوہے

کو پانی بنانے میں

(۱۶) صفت میں اس آیت وقد بناه بلذخ عظیم کی تفسیر

میں لکھا ہے ای امرنا بلذخ کیش یعنی ہمارے ابراہیم علیہ السلام

کو ایک و بزرگ کر دیا حکم دیا۔ یہ بھی جلد تفاسیر اسلام سے

خلاف ہے کیونکہ تفسیر مستبرہ ابن اسلام میں جو کہ اس وقت ابراہیم

علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے گئے اس وقت اندر

عز وجل نے آئیگی غیب سے ایک براؤ بھجوا دیا سے فرج کیا

لیکن ایسی باتوں کے واسطے ایمان بالغیب چاہئے جن کو رسول

میں تسلیم اور اعتزال کی بنیادی ہے وہ مکمل اسکو ماننے میں

اختر جہنم ابی شیبہ وابن جبریر وابن المنذر وابن اوتام

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قوله وقد بناه بلذخ عظیم قال کیش قد

رحم فی الجنة اربعین خروفا۔ یعنی وہ دنہ جالیس سال تک جنت میں جراتار تھا

(۱۷) صفت میں اس آیت فاما یت علیہم السماء والارض کی

صفت وہ روزیہ اسلام کے معجزات انکار سے تفسیر نبوی کا خلاف ہوا یہ اس اسلام کے معجزات سے

اربعة کا سفر نامہ



حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہ تھے | مولوی رفیق خاں پسروری نے لکھا ہے کہ۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہیں ہیں یہ (اصلاح عقائد ص ۵) جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (آئی جاعل فی الاصل خلیفۃ۔ رپ ۱۷۴) میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

### مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے

مولوی شمس الدین امیر تسری کا فتوے | دیوبند سے فیض یافتہ اور دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی شمس الدین صاحب امیر تسری جن کو دہائی سردار احمدیہ شیخ الاسلام قاضی قادیان محدث اعظم وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ نے مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز کا فتوے دیا ہے سوال و جواب درج ہیں۔

سوال | بسنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدار جائز ہے یا نہیں؟ جواب | بموجب حدیث اجعلوا ایعتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو حکم وارکعوا مع الراكعين ملجأ صاحب آئین ہے۔ (اخبار احمدیہ امیر تسری ص ۱۲۱ جنوری ۱۹۱۵ء)

مولوی شمس الدین امیر تسری ہی خواجہ حسن نظامی صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار احمدیہ امیر تسری ص ۱۲۱ اپریل ۱۹۱۵ء)

۱۔ اخبار احمدیہ امیر تسری کا اصل نوٹو صفحہ ۱۵۶ پر دیکھئے۔

### نسب مرزائی اہل کتاب ہیں اُن کا ذبیحہ جائز ہے!

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی کا فتوے ملاحظہ فرمائیں: سوال | جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزائی انجمنی کو نبی ماننا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذکورہ حلال ہے۔ یا حرام؟ (المستفتی ص ۲۶۹ عبد اللہ بہاول پور)

جواب ص ۲۳۲۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مُرتد ہے اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے ۱۔

(محمد کفایت اللہ خان سندھ دہلی)

کفایت المفتی ص ۳۱۳ جلد اول مطبوعہ کراچی

قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ لیکن وہابی مولوی اُن سے نکاح اور ان کے پیچھے نماز جائز قرار دے کر اپنے جہالت اور مذہب کے بغیر حق کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً وہابیت کی وبا سے

۲۔ کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل نوٹو صفحہ ۱۵۷ پر دیکھئے۔





ناظرین کے سامنے مندرجہ بالا تمام عقائد دیوبندی غیر مقلدین جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی مستند کتب سے درج کیے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لیے اصل کتاب کا صفحہ نمائش اور عبارت والے صفحہ کا اصل فوٹو بھی ساتھ دے دیا ہے۔ تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔

تعصب اور بغض سے خالی الذہن ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ کون سی جماعت حق پر ہے۔ توحید کی اکریم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کو گھٹانے والے حضرات کے حقیقتاً اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے متعلق بھی عقائد درست نہیں۔ بلکہ شان الوہیت میں بھی وہ گستاخی کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی توحید خود ساختہ توحید ہے، محبوب رب کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے متعلق جو گستاخیاں اور بے باکیاں ان کے اکابر کی کتب میں موجود ہیں۔ کوئی درد دل رکھنے والا مسلمان اپنے دل و دماغ میں ایسے نظریات اور عقائد کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہ ایک لکڑہوڑا اپنے آقا و بولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق یہ کچھ کہہ سکتا ہے ایک مسلمان کے لیے عظمت خداوندی اور رفعت مصطفیٰ ہی ایمان کا سراپا ہے اگر یہی نہ رہا تو ایمان اور اسلام کس چیز کا نام ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے کب خوب فرمایا ہے۔

ذکر روئے فضل کاٹے نقص کا بوجیاں رہے

پھر کہے مردک کہ ہوں آنت رسول اللہ کی !

کس کتاب کو سمجھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ جن حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ جل جلالہ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

و اسلام کے متعلق ایسے نظریات باطلہ اور عقائد فاسدہ ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن پاک جیسی لاریب کتاب کے متعلق بھی شکوک و شبہات پاتے جاتے ہیں۔ اور اس کی تفسیر میں تحریف اور معجزات کا صریح انکار پایا جاتے ہیں۔ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز جیسا اہم فریضہ ادا کرنے کی اسلام کب اجازت دیتا ہے۔ ایسے نظریات باطلہ کو فروغ دینے والے حضرات کو جو اپنا اکابر تصور کریں۔ یقیناً وہ ان کے ہمنوا ہیں۔ اور ان عقائد سے متفق ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی غاروں کے حفاظت فرماتے ہوئے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت امام کے پیچھے نہ اڑا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بجاہ المصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اس سعی کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## فقہ وہابیہ

مولانا ابو احمد محمد رضا رائے قادری اشرفی کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیث کے اکابر کی مستند کتب اور فتاویٰ سے ان کی فقہ بیان کی ہے۔ عقائد وہابیہ کی طرح اصل کتاب کے صفحات کی فوٹو اور ان کے نمائش بھی دے دیے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے ان کے مذہب کی اصل حقیقت عکس ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴۰ روپے

# علامہ الحاج ابو اسحاق محمد ضیاء اللہ قادری ریاضی حقیقۃ تھانیف

الاولیٰ الخیر فی سیرۃ الخیرین علیہ السلام  
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لوایت اعلیٰ  
 کامیاب انبیاء و ائمہ علیہم السلام کا اچھی انداز کا تذکرہ کرنا،  
 کتب باطلہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور غیر مسلموں کی کتب  
 سے رفعت معطیٰ کیا بیان ہے، سیرت دور حاضر کی حقیقت  
 کتاب ہے، چار سو کتب کے حوالہ بتا دیتے ہیں، ۱۰۰ روپے

تہذیب الثقلین: غوث پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت  
 پر دور حاضر کی بے نظیر اور نیا  
 کتاب ہے ایک سو گیارہ مستند  
 کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔  
 ۵۰ روپے

حصول واپانی مذہب: اس کتاب میں پورے  
 کی مکمل تاریخ، پسند و دل اور انگریزوں  
 نے تعلق اعلیٰ علی قادیانہ کو اور اور قادیان  
 چار سو کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔  
 اور عقائد کا انسا کی پیدا کیا ہے۔  
 ۵۰ روپے

گیارہویں شریف کا ثبوت بالاطلاق  
 اس کتاب کا مطالعہ کرنا لا شخص بھی  
 بھی گیارہویں شریف کو حرام یا ناہانز  
 نہیں کہے گا۔ اس کا ثبوت ہے ثبوت  
 درج ہے۔ ۵۰ روپے

اہلسنت و جماعت کون ہیں قرآن و  
 حدیث اور علماء کبار کی کتب معتبرہ کے  
 حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبند  
 غیر مقلد مودودی تبلیغی جماعت کے حصہ  
 اہلسنت و جماعت نہیں ہیں، ۵۰ روپے

ملنے کا پستہ: قادری کتب خانہ، جامع مسجد تحصیل بازار، سیالکوٹ

سیر خفا را شیدین علیہم السلام  
 قرآن و حدیث مستند مفسرین اور  
 محدثین کی کتب کے حوالہ جات سے سیرت نبوی کی  
 حقیقت ہے، نیز کتب شیعہ سے بھی خفا را شیدین کی عظمت  
 اور ان کا کردار بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا ہمیت کے  
 دلوں میں ان حضرت کا کتنا وقار تھا، پدیر

مخل میلاد مصطفیٰ: سرورین مصلیٰ  
 شریف اور مخل میلاد شریف کی  
 برکات اور اس کے ثبوت پر مدلل  
 کتاب ہے۔ ۵۰ روپے

عقائد و باطنیہ دیوبندی اور دوسری باطنی  
 اور غیر مقلد دیوبند کے عقائد کی کتب  
 سے درج کر کے قرآن و حدیث ان  
 کا رد کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان  
 عقائد باطلہ ہیں۔ ۴۵ روپے

فرقہ تاجیہ: یہ مستند کتب کے حوالہ جات  
 سے ثابت کیا ہے کہ اہلسنت  
 و جماعت ہی وہ گروہ ہے جو حقیقی ہے۔  
 نیز اہلسنت و جماعت کے عقائد کا قرآن  
 و حدیث سے ثبوت درج ہے۔  
 ۱۵ روپے

واپانی مذہب اور مزائیت: اس کتاب میں  
 دیوبند کے مزائیتوں کے ساتھ تعلقات  
 درج ہیں اور دیوبند کا برکے اسلام کی مخالفت  
 کوئی کہہ کر مزائیتوں سے نکاح اور کچے چھو  
 نماز چار سو سے درج کئے ہیں ۱۵ روپے



علاء شاہ جہاں آباد  
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی



قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ